صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز ہفتہ مورخہ 3 مارچ 2012ء بمطابق 9 ربیع الثانی 1433 ہجری بعداز دوپہر پانچ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ O وَذَكَرَ ٱسۡمَ رَبِّهِۦ فَصَلَّىٰ O بَلۡ تُؤۡثِرُونَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا O وَٱلۡأٓخِرَةُ خَيۡرٌ وَأَبۡقَىٰٓ O إِنَّ هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلۡأُولَىٰ O صُحُفِ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ۔

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے۔ یہ بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے۔ (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: ڈاکٹر یاسمین نازلی جسیم صاحبہ آج کیلئے; راجہ فیصل زمان صاحب 2 مارچ 2012 تا 3 مارچ 2012 کیلئے; سید مرید کاظم شاہ صاحب آج کیلئے; کشور کمار صاحب آج کیلئے; محمد جاوید عباسی صاحب آج کیلئے; ثاقب اللہ خان صاحب آج کیلئے۔ Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Israr ullah Khan Gandapur, to please move his adjournment motion No. 312 in the House.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you. Sir-----

جناب سپیکر: آج آپ کی انفارمیشن کیلئے کہ معزز اراکین کے کوئسچنز بروقت اس سیشن کیلئے نہیں آئے ہیں تو اس وجہ سے 'کوئسچنز آور' نہیں ہو رہا ہے۔ Any how، دوسرا جو ہے، وہ پروگرام میں----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں آپ کا مشکور ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس سنجیدہ اور اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ ضلع ڈیرہ میں ڈی ایف آئی ڈی کی جانب سے Conditional grant کی مد میں چار کروڑ سے اوپر کی رقم محکمہ تعلیم کو دی گئی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہاں پر فرد واحد اس رقم کو نت نئے طریقوں سے استعمال کر کے محکمہ تعلیم کو سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ بنانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں، لہذا نہ صرف ضلعی سطح پر محکمہ تعلیم کے افسران میں بے چینی پائی جاتی ہے بلکہ فرد واحد کے وسیع اختیارات بھی محکمہ تعلیم کیلئے بالعموم اور حکومت کیلئے بالخصوص بدنامی کا باعث بن رہے ہیں، مختصر بات کے بعد مناسب حل تجویز کیا جائے۔

سر، میں اس میں آپ کا اور گورنمنٹ کا ذرا ٹائم لوں گا۔ یہ Basically ایک Conditional grant ہے جو ڈی ایف آئی ڈی کی جانب سے بونیر اور ڈی آئی خان میں پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر دی گئی ہے اور اگر اس کی Successful implementation ہو جاتی ہے تو انہوں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ صوبائی حکومت کے ساتھ Through out the Province ہم آپ کو دیں گے۔ سر، مسئلہ یہ ہے کہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں یہاں پر ایک فرد واحد جو کہ ڈسٹرکٹ آفیسر ہے، میں اس کا نام

نہیں لینا چاہتا لیکن اس نے اپنے لئے ایک ایسا طریقہ کار وضع کیا ہے کہ جس میں جو رقوم ہیں، ان کو Implement وہ خود کر رہے ہیں اور اس کیلئے جو وہاں پر مینجمنٹ کیڈر کے اساتذہ ہیں جو کہ پبلک سروس کمیشن سے آئے ہیں، ان کیلئے اس نے ایک بار ٹرانسفر آرڈر بھی کینسل کروا دیئے ہیں کیونکہ وہ موصوف جو ہیں، جون تک اپنے ساتھ ایک ٹیم رکھنا چاہتے ہیں۔ سر، یہاں پر جب میں نے سی اینڈ ڈبلیو کا ذکر کیا تو وہ اس وجہ سے کیا کہ ہماری تین چار Executing agencies ہیں، سی اینڈ ڈبلیو، پبلک ہیلتھ، ایریگیشن اور ٹی ایم ایز، اس کے علاوہ مجھے معلوم نہیں کہ کوئی Executing agency exist کرتی ہے، یہ پیسے جب فنانس میں آئے، ڈی ایف آئی ڈی کے ساتھ بات چیت ہوئی، غالباً اس مارچ میں انہوں نے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ملاقات بھی کی ہے جو ان کے Representative ہیں، انہوں نے ان کو یہ ٹاسک دیا کہ آپ اس کو Implement کریں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جب فنانس نے یہاں سے ریلیز کر دی تو ایک اکاؤنٹ فور میں ڈسٹرکٹ ڈی سی او کے پاس چلی گئی اور ڈی سی او نے محکمہ تعلیم کے جو ای ڈی اوز ہیں ان کو دی اور انہوں نے ڈی ڈی اوز کو دی جو Drawing & disbursing officers تھے لیکن سر مزے کی بات یہ ہے کہ وہ Drawing disbursing officers جو ہیں، ابھی انہوں نے کنٹریکٹرز کی شکل اختیار کر لی ہے، انہوں نے یہ پیسے PTC کو دیدیئے، Parents Teachers Council جو ہے اس کا Basic purpose تو یہ تھا کہ آپ مارکیٹ ریٹ کے مطابق اگر آپ کی کچھ ضروریات ہیں، اس پر بات کریں اور اس کے مطابق کام کریں اور اس کی ایک Ceiling مقرر ہوتی ہے اور وہ ڈھائی لاکھ ہوتی ہے لیکن ابھی نہ صرف اس ڈھائی لاکھ کو دس لاکھ پہ Ceiling کر دی ہے بلکہ یہ کر دیا ہے کہ پہلے ان کو چیک دے کر دوبارہ ان سے Reimburse کئے گئے ہیں اور یہ جو ڈی ڈی اوز وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ایک Proper Network کی شکل میں وہ کام کر رہے ہیں کہ چار کروڑ روپے یہ ہیں اور سیکنڈ قسط بھی اس کی آچکی ہے جو کہ تین کروڑ سے اوپر ہے۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ PTC جو تھی وہ Basically مقامی ریٹ کے مطابق کام کرتی ہے لیکن انہوں نے جہاں پر کمرے رکھے ہیں، شیڈول ریٹ کے مطابق چھ چھ لاکھ کا کمرہ ہے اگر آپ 25x16 کا ایک کمرہ بنائیں، میرے خیال میں مارکیٹ ریٹ کے مطابق یہاں پہ اگر Construction کی بزنس سے کوئی وابستگی ہو تو تین اور چار سے میرے خیال میں اوپر بالکل نہیں آئیگی لیکن اگر چھ لاکھ آپ اس کے شیڈول ریٹس رکھتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ دو لاکھ یا تین لاکھ کا Profit margin ہے اور یہ جو Conditional grant ہے، یہ باہر کی ایک امداد تھی جن کا ہمیشہ یہ اصرار ہوتا

ہے کہ آپ Transparency insure کریں اور اگر Transparency کا یہ عالم ہے کہ دیئے ہوئے پیسے PTC سے پہلے اس کیلئے رولز Relax کر دیں۔ ڈھائی لاکھ سے اس کی Ceiling دس لاکھ پہ لے جائیں۔ آنریبل منسٹر صاحب نہیں ہیں لیکن میری بشیر احمد بلور صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ وہ مہربانی کریں کیونکہ جب دو ہیڈ ہوتے ہیں، غالباً ڈیمانڈ نمبر 42 اور 39 ہے جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پیسے ان سے مانگتے ہیں تو سینیئر منسٹر صاحب مانگتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایجوکیشن کے منسٹر نہ ہونے کے باوجود As a Senior Minister اور چونکہ بجٹ میں یہ ڈیمانڈ ہم سے مانگتے ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے Behalf پہ، تو ان کی ایک Responsibility بنتی ہے کہ مہربانی کریں۔ سر، وہاں پر گورنمنٹ کا نام بہت سخت بدنام ہو رہا ہے، میں آج یہ تلخ بات نہ کرتا کیونکہ آج خوشی کا دن تھا، حکمران اتحاد کو ایک بڑی کامیابی ملی ہے، پولیٹیکل پارٹیز کا باہر اچھا Image گیا ہے لیکن سر مجبوری یہ ہوگئی ہے کہ ایک قسط جو ہے وہ تو طریقہ کار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے پہلے ان کا۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کا موقف سن لیتے ہیں نا، اس کے بعد پھر دیکھتے ہیں۔ جی، آنریبل سینیئر منسٹر بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب، میں گنڈاپور صاحب کا شکر گزار ہوں جو انہوں نے باتیں کی ہیں، یہ تو بڑی تشویش ناک باتیں ہیں اور ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس ایڈجرنمنٹ موشن کو ہم Accept کرتے ہیں، اس پر اچھے طریقے سے بحث کریں گے اور اس کو پھر آپ فوری طور پر Details بھی لیں گے اور حالات دیکھ کر جس نے زیادتی کی ہے، انشاء اللہ اس کے خلاف ایکشن بھی لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، میری ایک ریکویسٹ ہے، مجھے ایک قدر، ایک منٹ دیں تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میں سب سے پہلے آپ کا اور تمام اسمبلی ممبران صاحبان کا شکر گزار ہوں اور آج اللہ کا شکر ہے، ہمارے جو خدشات تھے، جو لوگ یہاں پہ اور میڈیا میں بھی بات ہو رہی تھی کہ خیبر پختونخوا میں اور بلوچستان میں منڈی لگی ہوئی ہے اور لوگ بک رہے ہیں، ہارس ٹریڈنگ ہو رہی ہے۔

میں سب سے پہلے بات کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے اور اللہ کی مہربانی سے ہم نے پہلے ہی اپنے اپوزیشن لیڈروں سے درخواست کی تھی کہ اگر یہ دو سیٹیں لے لیتے ہیں تو اس کے بعد کوئی تکلیف ہی نہیں کہ ہم متفقہ طور پہ یہ سارا پینل جو ہے وہ کامیاب ہو جاتا مگر پھر بھی خدا نے وہی کیا جو ہم چاہتے تھے۔ ہماری کوشش یہ تھی کہ جو لوگ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر اترتے ہیں، ہمارے صوبے کی اسمبلی میں اور جو سینیٹر بننا چاہتے ہیں، ان لوگوں کے اب حالات بدل گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہماری ساری پارٹیز مبارکباد کی مستحق ہیں کہ ہر ایک پارٹی نے جتنے بھی ان کے اپنے ووٹ تھے، اللہ کی مہربانی سے ہمارے ممبران صاحبان نے ان لوگوں کو اپنے ووٹ دیئے اور آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں کوئی بھی، نہ کوئی Bold out ہوا، نہ کوئی No ball ہوئی، نہ ہی کسی نے کوئی ایسی حرکت کی جس سے ہماری پارٹی کے لوگوں کا، ہمارے ایم پی ایز صاحبان کو ذرا سا بھی ان پہ کوئی داغ لگے۔ جناب سپیکر صاحب، صاف شفاف الیکشن کروا کر یہ بھی ثابت کیا کہ اللہ کے فضل سے ہماری گورنمنٹ جو ہے، وہ چاہتی ہے کہ یہ پانچ سال گورنمنٹ پورے کرے۔ جمہوری لوگوں نے ہمیں ووٹ پانچ سال کیلئے دیئے ہیں اور جمہوریت میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی جو بات ہے، سب سے بڑی اہم بات ہے اور میں یہ کہتا ہوں کہ دنیا میں اس وقت سب سے Best جو ہے۔ وہ جمہوریت ہے۔ ڈیموکریسی ایک ایسا سسٹم ہے جس پر حکومتیں چلتی ہیں اور آج اللہ کا شکر ہے، ہم اس پر فخر کرتے ہیں اور اپنے تمام ممبران کا ایک دفعہ پھر میں شکر گزار ہوں جن ممبران صاحبان نے اتنے اچھے طریقے سے اور اپوزیشن کا خاص کر کہ بغیر کسی اختلافات کے اور باوجود اس کے کہ رات کو جب ہمارا یہاں پہ الیکشن کا رزلٹ Late ہوا تو بہت علاقوں میں لوگوں نے بڑی بڑی باتیں کیں، کیا ہوگا کس طرح ہوا کیا ہوا؟ مگر خدا کے فضل سے کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ میں اپنے اپوزیشن کے ممبروں کا بھی شکر گزار ہوں، اپنی پارٹی کے ہر ایک رکن کا ذاتی طور پہ اور گورنمنٹ کی طرف سے شکر گزار ہوں۔ میں پیپلز پارٹی کے جتنے بھی ممبر صاحبان ہیں، ان کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں۔ اپوزیشن میں جتنے بھی لوگ ہیں، جتنے آزاد امیدوار ہیں، سب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے، وہ جو ہم پر ایک Blame لگتا تھا، ہماری صوبائی اسمبلی میں اللہ کے فضل سے ان کی وجہ سے اور انہوں نے جو اپنا احسان کیا ہے اس صوبے کی اسمبلی پر، اس صوبے پر، ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ہمارے جتنے بھی ممبران صاحبان ہیں، ان کو گورنمنٹ کی طرف سے اور یہاں پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان سے یہ اپنا امید رکھتا ہوں کہ جتنے بھی ہمارے سینٹ میں ممبران صاحبان گئے

ہیں، ہمارے صوبے کے حالات کے بارے میں، ہماری صوبائی خود مختاری کے بارے میں، ہمارے صوبے کے جو پرابلمز ہیں، ان کے بارے میں اچھے طریقے سے Present کریں گے، وہ یہ نہ سمجھیں کہ آخری اور پہلی دفعہ ہے، چاہیئے یہ تھا کہ وہ ہمارے صوبے کے جتنے بھی پرابلمز ہیں، سینٹ میں اچھے طریقے سے اور آج اللہ کے فضل سے بیسویں ترمیم کے بعد سینٹ میں اختیارات بہت زیادہ ہیں اور میرا انشاء اللہ یقین ہے کہ ہمارے جو ممبران صاحبان گئے ہیں، ہمارے صوبے کی اچھی طرح Represention بھی کریں گے اور ادھر ان مسائل پہ بات بھی کریں گے اور ہمارے مسائل بھی انشاء اللہ حل کریں گے۔ Thank you very much

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ جی، ان کو تو، انہوں نے تو شروع کیا تھا لیکن پہلے ایک موشن چل رہی ہے، اس پہ Decide ہو جائے تو پھر آپ کا ہاؤس ہے۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for details discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

بشیر بلور صاحب! آپ نے جو ذکر کیا، واقعی اس اسمبلی کیلئے بہت بڑے Honour کی بات ہے، بہت عزت کی بات ہے کہ پولیٹیکل پارٹیز جتنی بھی تھیں، ہر کسی کو اپنے نمبر اور اپنی تعداد کے مطابق بڑی عزت کے ساتھ ان کے ممبران صاحبان نے پذیرائی کی، ان کو عزت دی اور ان کا حصہ ان کو ٹھیک ٹھیک برابر دیدیا، ان کے نمبر کے برابر دیدیا، حالانکہ پرنٹ میڈیا میں تو کم آیا لیکن الیکٹرانک میڈیا والے دوست بیٹھے ہیں، بہت خراب طریقے سے ان کی پٹیاں چلتی رہیں اور یہ Un documented اور ایک غیر مصدقہ خبر کو اس طرح ریلیز کرنا بھی ایک بہت بڑا جرم ہے جس کا آج کل ہمارا میڈیا اور خاص کر الیکٹرانک میڈیا، میں ضرور یہ Mention کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں بھی Hurt ہو رہا تھا، میری اسمبلی کے متعلق بہت خراب باتیں آرہی تھیں، جو ہم آزادی پریس میڈیا کی اس پہ یقین رکھتے ہیں، خدا کرے ان کو عقل آجائے اور اس کے بعد یہ بے ہنگم آزادی ان کو ملی، بے موقع وہ تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن بہت Immature انہوں نے

مظاہرہ کیا۔ خدا ان کو عقل دے کہ یہ آئندہ کیلئے ان چیزوں سے اجتناب کریں، پوری دنیا آپ کا میڈیا دیکھ رہی ہے، باہر دنیا سے بھی مجھے فون آرہے تھے کہ واقعی آپ کے ہاں ایسی منڈی لگی ہے؟ اور یہ جو کچھ آپ لکھ رہے تھے اور جو پٹیاں چلا رہے تھے تو خدا کرے آپ کو عقل آجائے اور آئندہ کیلئے ان چیزوں سے اجتناب کریں۔ قلندر خان لودھی صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور میں اس ایوان کو گورنمنٹ اور اپوزیشن سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسی اچھی روایت رکھی کہ کہنے والے کیا کیا کہہ رہے تھے لیکن انہوں نے 2x2=4 کر کے بتادیا کہ جتنی جس پارٹی کی تعداد تھی، جتنی ان کی اکثریت تھی، انہوں نے اسی طرح سے اپنی سیٹیں نکالیں اور وہی کچھ 'شو' کیا جو ہونا چاہیئے تھا اور اس میں سب سے بڑی بات ہوئی ہے اور وہ اپوزیشن کا بڑا اچھا رول رہا ہے۔ ہم نے ایک میٹنگ کر کے یہ کوشش کی کہ ہم Unite ہو جائیں لیکن یہ جمہوریت کا حصہ ہے۔ اس میں بعض اوقات ایسا نہیں بھی ہو سکتا لیکن پھر بھی ہم نے اپنے آزاد ارکان کو دیکھا تو ہمارے شیرپاؤ صاحب نے، سکندر شیرپاؤ صاحب شاید جمیعت کے ساتھ ہو گئے اور میں نے جب دیکھا کہ ہمارے سات لوگ ہیں اور ان کے نو ہیں تو میں نے پھر قرعہ اندازی کرائی، قرعہ اندازی (ن) کے حق میں نکل گئی تو پھر ہم نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کہ بھئی ہم آپ کو سپورٹ کرتے ہیں تو جو آزاد لوگ تھے، ان کا راستہ روک لیا گیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی، اپوزیشن نہ کرتی اور وہ اس طرح اقدام نہ کرتے، آپس میں Unite نہ ہوتے اور یہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ مانتے تو پھر جو آزاد چار، پانچ تھے، وہ نہ ریٹائر ہوتے اور نہ وہ واپس جاتے، وہ بڑے دھوم دھام سے اس اسمبلی میں نقب لگاتے اور چوری چھپے کچھ نہ کچھ وہ کرتے لیکن ہم نے ان کا راستہ روک لیا کہ بالکل ان کے سامنے ایک دیوار بن گئے اور یہ سب کیلئے بڑی عزت ہوئی۔ اب سب بڑے فخر سے اور خاص کر گورنمنٹ نے اس میں بڑا اچھا رول ادا کیا کہ انہوں نے بھی اس پر بڑا چیک رکھا اور اسمیں میرے خیال میں بڑی اچھی خوش اسلوبی سے جس طرح سے یہاں پر ووٹنگ ہوئی ہے، ہمارے چیف منسٹر کبھی ادھر گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں، کبھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، بالکل ایک عام آدمی کی طرح وہ گھوم پھر رہے ہیں اور ساتھ ہی ہمارے ساتھ گپ شپ لگا رہے ہیں اور سب نے کسی پر اعتراض نہیں کیا، کوئی Tension نہیں ہوئی کسی کا ووٹ کسی نے بھی چیلنج نہیں کیا گیا، یہ بڑی اچھی روایت ہے اور اسمیں میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ سپیکر صاحب، آپکی بھی بڑی Contribution ہے، آپ نے یہ چار سال اسمبلی بڑے اچھے طریقے سے

چلائی ہے اور اس میں آپ نے بڑا (تالیاں) ہر ایک کا آپ نے خیال رکھا ہے اور اسمیں آپ نے ہمیں جو عزت دی ہے، اس میں ہم جدھر بھی جاتے ہیں، ہماری بیٹھنے کی جگہ آپ نے اچھی، اس کے بعد آپ ٹی بریک میں ہماری جو عزت کرتے ہیں، ہم آپکے مشکور بھی ہیں اور خاص کر یہ ایک فورم ہے، صوبے کا سب سے بڑا فورم ہے، اس کی ہر بات منفرد ہونی چاہیئے، اس کا اخلاقی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے، جمہوری لحاظ سے ہر اقدام ایسا ہونا چاہیئے کہ جو اسکی مثال بنے تو یہ ایک مثال ہم نے رکھ دی، روایت تو انشاءاللہ آئندہ کیلئے بھی لوگ میرے خیال میں اس کو Follow کریں گے اور یہ آج بہت ہی اچھا ہوا، ہم بڑے مزے سے گاڑیوں میں ادھر ادھر جاتے ہیں، بڑے اچھے طریقے سے، ورنہ ہمیں ایسی آنکھوں سے دیکھا جاتا تھا جو پاک وصاف بھی تھی، اس طرح بھی دیکھا جاتا تھا کہ یہ آج کدھر گیا اور اس کی گاڑی کہاں کھڑی ہے، کدھر سے نکل رہا ہے اور کدھر جا رہا ہے؟ تو شکر الحمد للہ ہم نے آزاد لوگوں کو روک کر، پارٹی کے لوگوں کا حق ہے، پارٹی کی اپنی تعداد ہوتی ہے، سترہ جس کے ووٹ ہیں، اس پر ایک سینیٹر بنا سکتا ہے، اس کو بنانا چاہیئے لیکن جو اپنے پیسوں کے زور پر باہر سے آجاتے ہیں تو اس کو جو روکا گیا، یہ گورنمنٹ کا ایک بڑا ہی کریڈیٹ ہے اور سب اپوزیشن کا بھی اور سب ممبران کیلئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں آپکا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ سردار صاحب، سردار شمعون یار خان۔

<u>سردار شمعون یار خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ پہلے تو میں تمام پارٹیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جنہوں نے اپنے امیدواروں کو اس میدان میں اتارا اور بڑی ہی خوش اسلوبی سے کل کا جو الیکشن تھا، وہ یہاں پر آج ہوا اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی یہاں پر باعث شرمندگی نہیں ہے کیونکہ جو ایک الزام اور ایک تہمت اور طرح طرح کی جو باتیں کی جاتی تھیں، ممبران اسمبلی کے بارے میں، وہ آج میرا خیال ہے کہ یہاں پر جو ممبران بیٹھے ہیں اور ان کے علاوہ جو یہاں پر ہمارے بھائی موجود ہیں اور باہر بھی ان کے دلوں سے یہ خدشات میرے خیال میں ختم ہوگئے ہیں اور ہم انشاءاللہ اس بات کا اعادہ بھی کرتے ہیں اور عہد بھی کرتے ہیں کہ اس چیز کا آئندہ بھی ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور کسی بھی ایسے شخص کو یا ایسی قوت کا ہم بھرپور مقابلہ کریں گے اور جو ہمارے ممبران اسمبلی کے ساتھ آکر اپنے تعلقات بنانا چاہتے ہیں، خاص طور پر سینٹ کے الیکشن کیلئے کیونکہ وہ ایک ایسا مقدس ایوان ہے، ایوان بالا، ایوان زیریں ہے اور صوبائی اسمبلیاں ہیں، ان کا اپنا تقدس ہے اور وہ شخص باہر سے آکر اس تقدس کو پامال کرتا ہے اور ہم کسی بھی طرح

سے ان کو اس قسم کی بات کی اجازت نہیں دینگے۔ آئندہ بھی یقین کرتا ہوں کہ جو یہاں پر ہمارے بھائی جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور بھی ہماری جن پارٹیوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے، ان سب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، ان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور جو ہمارے خاص طور پر (کیو) لیگ نے، مسلم لیگ (ق) نے ہمارا ساتھ دیا ہے، ہم ان کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ہم مل بیٹھ کر اور باہمی اتفاق سے ہماری جو مشکلات ہیں اور جو ہماری خاص طور پر صوبے کی مشکلات ہیں، مل بیٹھ کر ان کو حل کرنے میں ہم ایک دوسرے کی مدد کرینگے۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ زه مشکور یم جی او زه د ټولو پارټو مشرانو ته چه دا پرون کوم د سینیټ الیکشن شوے دے او څوک ممبران منتخب شوی دی، د دغه ټولو پارټو مشرانو ته زه مبارکباد ورکوم او ورسره ورسره یو عرض هم کوم چه دا کوم سینیټران چه دلته نه منتخب شوی دی، دا په صحیح طریقه باندے په ایوان بالا کښے به د دے صوبے ترجمانی اوکړی او د دے صوبے مسائل به حل کړی او د دے د پاره به جدوجهد اوکړی۔ جزاکم اللہ خیر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور بھائیوں نے شکریہ ادا کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی اس میں Improvement کی گنجائش ہے اور اگر ایک ناکامی ہوتی ہے تو آدمی اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتا ہے لیکن اگر کامیابی بہت سے ایسے حقائق پر پردہ ڈالتی ہے جو رونما ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی طرف اگر توجہ نہ دی جائے تو یہ بھی ایک سسٹم کی ناکامی یا اس میں وہ Gray areas ہیں جن کو Identify نہ کیا جاسکے۔ سر، جس دن آپ نے پورے ہاؤس کو اپیل کی اور اس کے بعد یہاں پر سماباندھا گیا اور کافی جذباتی تقریریں بھی ہوئیں، ایک ریزولیوشن بھی آنا تھی، آج ہمارے دوست نہیں ہیں لیکن Hopefully کہ یہ اجلاس اگر چلتا رہے تو وہ ریزولیوشن پھر بھی ٹیبل ہو اور یہ نہ ہو کہ جس طریقے سے ماہ رمضان کے چاند پر باتیں شروع ہو جاتی ہیں اور جب عید کا چاند نکلتا ہے تو وہ روزوں کی جو تھکاوٹ ہوتی ہے، وہ بھی ختم ہو جاتی ہے اور عید کی خوشیوں میں ہم لگ جاتے ہیں اور پھر اگلے سال اس معاملے کی جانب توجہ دیتے ہیں۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ یقیناً بحیثیت مجموعی یہاں سے جتنی بھی پارٹیز

ہیں، انہیں اپنی اپنی Strength کے مطابق ممبران ملے لیکن اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ ماسوائے اے این پی کے جن کی جتنی Strength اور جتنا پینل تھا، ان کے مطابق ووٹ ملے۔ اس کے علاوہ اگر دیکھا جائے تو میرے خیال میں Improvement کی جگہ یقیناً موجود ہے اور اگر میں اپنی دانست میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب پولیٹیکل پارٹیز کے اندر پارٹی لیڈران یا جس پارٹی کی اپنی پوری ٹیم نہیں تھی اور انہوں نے اپنے ساتھ کولیشن پارٹنر بھی لائے تھے یا جس سے سپورٹ حاصل کی تھی، ان کو اپنا احتساب کرنا چاہیئے کہ ان کے اپنے جو نمبرز ہیں، ان سے وہ ووٹ کیسے Increase ہو گئے اور آیا وہ Increase ہیں یا ان میں کچھ کمی آئی ہے؟ اور جن کے متعلق یہ تھا کہ یہ پیراشوٹ یا ہیلی کاپٹر سے کون آئینگے اور ان کو بھی پڑ گئے تو یہ کون تھے اور آیا ان کو جو پڑ گئے تو یہ ان کی Actual Strength تھی یا اس میں ان کو کمی پڑی ہے؟ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی اس ایوان نے ایک اچھا میسج دیا ہے لیکن There is room for improvement۔ اب کردار شروع ہوتا ہے، With in the party accountability کا اور اگر اس پر توجہ نہیں دی گئی تو یہ ماہ رمضان والے چاند والی بات ہو گی جو کہ شروع بھی ہو جاتی ہے اور بحث ختم بھی ہو جاتی ہے، اس کے بعد وہ Gray areas جو ہوتے ہیں ویسے ہی رہتے ہیں۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! شکر ادا کیجئے اس رب عظیم کا کہ پہلے اس اسمبلی کی جو بنی تھی، دو دفعہ آپ کے Tenure میں، ہمارے Tenure میں آپ کی بہت Reputation ہوئی ہے اور ہر کوئی ضرور Appreciate کریگا۔ کل جس طرح ماحول تھا اور پچھلے Improvement ادوار میں جو ماحول گزرا ہے تو یہ رب جلیل کا، اس خالق پروردگار کا بہت کرم ہے اس اسمبلی کے معزز اراکین پر، موجودہ سیٹ اپ پر، تو اس پر ناشکری کی یا میرے خیال میں اور قسم کی کوشش نہیں ہونی چاہیئے اور شکر گزار ہونا چاہیئے، بہت بڑی عزت ملی ہے، پوری سیاسی دنیا کو، پوری سیاسی لیڈرشپ کو۔ میاں افتخار حسین صاحب، پلیز Wind up کر لیں۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ اور اچھا ہوا کہ لودھی صاحب نے آپکی تعریف کی۔ ہم کرتے تو پھر یہ کہا جاتا کہ حکومت نے تعریف کی، اپوزیشن کی جانب سے اچھی ابتداء ہوئی تو ان کیلئے ہم مشکور ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: حالانکہ کل ہم سے خدمت میں بڑی کوتاہیاں ہوئی تھیں کیونکہ نمبرز بہت زیادہ تھے، مہمانوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور میرے سیکرٹریٹ کے سٹاف نے پوری خدمت ادا نہ کی تو اس کیلئے میں معذرت بھی چاہتا ہوں اور شکریہ بھی۔ جی، میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، لودھی صاحب نے بھی بڑے پن کا مظاہرہ کیا اور آپ نے بھی کیا، دونوں کا مشکور ہوں۔ آج جو باتیں ہوئیں، چونکہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب نے جو باتیں کیں تو میں دل میں یہی سوچ رہا تھا کہ کل کو میڈیا اپنے حوالے سے بھی کچھ لکھے گا اور کچھ حقائق بھی ہیں جو سامنے آئینگے تو کیوں نہ ہم اپنے ہی فلور پر وہ بات کر جائیں کہ وہ یہ سمجھے کہ ہم وہی بات کرتے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہوتی ہے اور بالکل وہ ایسی ہی بات ہے کہ:

ے جب ضرورت تھی تو ایک ایک بوند کو ترسا دیا
بعد میں کالی گھٹا چھائے تو کیا

اور پھر یہ کہ:

ے جب مریض کے دم میں دم تھا تو آپ کو فرصت نہ تھی
بعد میں آپ نے تکلیف فرمائی تو کیا

تو یہ حقیقت ہے کہ ایک دن ایک ہنگامہ سا تھا، ایک تذبذب تھا اور صورتحال کچھ ایسی تھی اور گاڑیوں کی یلغار بھی تھی اور جن کو منہ کی کھانا پڑی، وہ بھی کافی خوش تھے کہ جو پیراشوٹ کی بات کی جا رہی تھی تو شاید وہ مطمئن تھے کہ پیراشوٹ پر اترنا مجھے کامیابی سے ہمکنار کریگا، وہ نہ ہوا تو یہ خوشی کی بات ہے، کسی حد تک تمام سیاسی پارٹیوں نے اپنا حجم برقرار رکھا تو یہ خوشی کی بات ہے، ایک اچھا ماحول میسر آیا تو یہ بھی خوشی کی بات ہے لیکن ساتھ اس خوشی پر جو تھوڑی بہت ایک کمی ہے، اس کو ضرور دور کرنا چاہیئے اور چونکہ اس اسمبلی نے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے، ایک اچھا ریکارڈ قائم کیا ہے، ہم تمام سیاسی پارٹیوں کو اور ان آزاد ممبران کو بھی جن لوگوں نے اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ کا استعمال کیا، ہم ان کو مبارکباد بھی دیتے ہیں اور عزت بڑھانے کیلئے ہم ان کے مشکور بھی ہیں اور جو ڈسک نہیں بجاتا تو شاید کچھ گڑبڑ ہے (تالیاں)

چونکہ ہر ایک کو اپنا پتہ ہے، خدا ان کا قبلہ درست کرے، اگر کسی نے ضمیر کے خلاف استعمال کیا ہو کیونکہ یہ ضمیر ہمارا اپنا بھی ہے لیکن اس ضمیر میں ہمارے ساتھ وہ عوام بھی شامل ہیں جنہوں نے ہمیں یہاں تک پہنچایا ہے، ہم صرف اپنے کردار کی بنیاد پر نہیں بلکہ ان عوام کی بھی ہمیں عزت اور لاج رکھنی ہے جن

لوگوں نے ہمیں یہاں نمائندگی کیلئے بھیجا ہے۔ رہی یہ بات کہ یہاں پر کل جو سب کچھ ہوا، اس کے نتیجے میں جو لوگ سینٹ میں گئے تو ہم ان لوگوں کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ پارٹی کی تو اپنی ہی ایک سوچ و فکر ضرور ہوتی ہے لیکن اس صوبے کے حوالے سے وہ تمام کے تمام ہمارے سینٹرز ہیں، چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے ان کا تعلق ہو، وہ اسی ہی صوبے کی وکالت کرینگے اور اسی صوبے کے مقدمے کو آگے لیکر جائینگے اور جو ہماری ضرورتیں ہیں اور جو ہماری مجبوریاں ہیں، انہی کو مد نظر رکھ کر وہ وہاں پر بات کریں گے لیکن یہ تھوڑی بہت جو کمی رہ گئی ہے، اس کے حوالے سے میں اتنا ضرور کہوں کہ اس کو نمایاں نہیں کرتے، میں پریس کے ساتھیوں کو یہ ضرور کہونگا کہ ایک بدنما داغ کو اتنا نمایاں نہ کیا جائے کہ خوبصورتی بالکل ختم ہو کر رہ جائے کیونکہ خیبر پختونخوا کے صوبے نے جس خوبصورتی کا مظاہرہ کیا ہے تو اگر ایک بدنما داغ ہو تو آپ ذرا گزارہ کریں، میڈیا کے ساتھی اس بدنما داغ کو ختم کرنے کی کوشش کریں، نہ کہ اس کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں اور اسی پر کہ :

یاد ماضی عذاب ہے یارب   چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

کیونکہ جب ماضی کی طرف لوٹ کر دیکھتے ہیں تو ایک بندے کو تکلیف سی ہوتی ہے لیکن جب آج کا رزلٹ اور کل کا ماحول دیکھتے ہیں تو خوشی محسوس ہوتی ہے کہ اچھا ہوا کہ وہ کچھ نہ ہوا جس کا لوگ سوچ رہے تھے اور اچھا ہوا کہ وہ بدنامی ہمارے پلڑے میں نہ پڑی جو کہ لوگ ڈالنا چاہ رہے تھے، ہاں چار پانچ ووٹ پیراشوٹ والوں کو ضرور ملے لیکن جتنی امید پیراشوٹ والوں کو تھی، خدا کے فضل و کرم سے خیبر پختونخوا کے صوبے میں ان کو اتنے نہیں ملے جتنے ان کی ضرورت تھی۔ یہ ہماری جیت ہے اور اسی جیت پہ ہمیں خوشی ہونی چاہیئے اور اسی کے ساتھ میں اجازت چاہوں گا کہ :

میری شکست کے کیا کیا کہ مضمرات نہ پوچھ
عدو کا ہاتھ تھا اور چال آشنا کی تھی

(قہقہہ)

جناب سپیکر: ہاہا، Very good میاں صاحب۔ اکرم خان درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن پلیز۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مننه، پرون د سینیټ الیکشن اوشو۔ تاسو ته مونږ په هغے باندے مبارکباد درکوؤ چه ستاسو کومه ډیوټی وه، په هغے کښے چه تاسو مخکښے هم کوم هدایات ورکړی وو، دلته ګورنمنټ او اپوزیشن د ستائینے قابل دی او ستاسو په حوالے

سره نور هم دلته او چونکه پرون دا اختیار الیکشن کمیشن ته تلے وو او مونږ خوشحاله یو او په دے باندے ډیره شکریه ادا کوؤ چه ډیر په امن باندے الیکشن اوشو او داسے څه خاص او نه شو چه سړے پرے باندے نن د یو بل سره د کښیناستو نه وی خو بیا هم زه وایم چه که تیر ځل شوی دی او که پرون شوی دی نو هغے ته مونږ په ښه نظر نه ګورو ځکه چه د پاکستان آئین دے او مونږ دلته حلف اغستے دے او بیا ولاړ یو، بیا په هغه آئین باندے مونږ پوره قسم کړے دے چه مونږ به د دے آئین خیال ساتو او که هر یو کار مونږ کوؤ نو د دے آئین مطابق به وی او بیا په هر چا باندے به لازم وی خو کم از کم دا اسمبلی آئین او قانون جوړوی که هغه مرکز دے او که سینیټ دے او که قومی اسمبلی ده۔ هغه بله ورځ قرارداد راغلے وو، زمونږ ډیر خوږ پارلیمینټرین ثاقب صاحب، زمونږ به دا زړه وی او دا به زمونږ د زړه خواهش وی، په دے خپله زندګئ کښے به خدائے پاک زما دا ارمان پوره کوی او ډیر قدرمن او عزت مند خلق د پروردګار د دے بد نامئ نه اوساتی چه هغه د یو سړی پکښے بد نامی اوکړی او زمونږ یوه برادری ده که چرته د یو ملا نه غلطی اوشی نو ټول ملایان به بدناموی، که چرته د یو ایم پی اے نه غلطی اوشی نو ټول منتخب کسان په هغے کښے بد ناموی او که چرته د صحافیانو نه یو بد اوشی نو صحافی برادری په هغے کښے او که دے طرف نه زمونږ بیوروکریسی کښے یو سړے څه جرم کوی نو دوئ ته ګته نیوے شی چه هغه فلانے دے، فلانئ برادری والا، دا عزت هم مشترکه دے او دا بے عزتی هم مشترکه ده۔ هغه بله ورځ دا ډیر بے جا وو، دا قرارداد راوړل د دے ورځ سره مناسب نه وو ځکه چه داسے زه Morally یو خبره اوکړم او سبا په هغے باندے قانون، زه پکار نه ده چه د قانون نه ماورا عمل کوم ځکه چه زما فیصله خو ده، که هغه ورځ مونږ قرارداد پاس کړے وے، ما ته پته وه، قانون په هغے کښے څه نه وو خو پرون مونږ چه وئیلی وو چه دا ښه کار نه دے نو بیا به ئے وئیل چه ولے د په دے باندے هاں کړی دی او دلته نه د قرارداد مرکز ته رالیږلے دے، اخلاقی طور به مونږ پابند وو، مونږ به Bound وو جی۔ زه به دے ایوان ته اوس درخواست کوم، سوال به کوم، هغه به د پراونشل اسمبلئ نه هم کوم، هغه به د قومی اسمبلئ نه هم کوم، هغه به د سینیټ نه هم کوم چه که چرته دا برادری د خپل

عزت، د وقار خیال ساتی نو ٹھیک ده که مونږ ته خلق ووټ داسے راکړی چه په هغے کښے ډیر داسے عاجزه خلق وی، په هغے کښے ډیر مظلوم خلق وی، په هغے کښے داسے خلق وی چه د چا کور نه وی، د یو خان یا د مالک به کور کښے اوسیږی نو هغه به ښکاره باندے خپله نمائندگی کوی نو بیا هغه خو مجبوره دے خو د دے ایوان سړے چه وی او دلته منتخب شی، زه دا خپله خبره وروستو کوم خو یو ډیر Bad غوندے خبره ده او په هغے باندے زه لږ تاسو ته هم وایم چه اوس په سکندر خان او په آفتاب خان باندے دهماکه اوشوه او په هغے کښے زمونږ د دے ایوان محمد علی خان زخمی دے، دا اوس اوس Recently زه چه هلته ووم، ما خپل پی اے ته اوویل چه ما ته څه خبر راغلو نو الله تعالی د زمونږ دا ورور هم بچ کړی، دا کوم چه زمونږ زخمی ورور دے، دا سکندر خان او آفتاب خان او ورسره د دوئ چه کوم ملګری دی، د هغوی د پروردګار حفاظت اوکړی او که څوک زخمیان دی، هغه د خدائے جوړ کړی او که داسے څوک پکښے وی نو مونږ ته صحیح اطلاع نشته، هغوی باندے د پروردګار په هغه دنیا او په دے دنیا رحم اوکړی، خدائے د اوکړی چه په دیکښے څوک----

<u>*وزیر اطلاعات*</u>: جناب سپیکر صاحب، درانی صاحب خبره کوی چونکه دا خبره به ما کول غوښتل چه دوئ خپله خبره خلاصه کړی او هم دا اطلاع راغلے ده چه آفتاب خان او سکندر خان بچ شوی دی، کانګړے سره دا واقعه شوے ده او خودکش دهماکه ده، نور د خدائے خیر کړی چه باقی خبر راشی۔ چونکه دا فوری خبر دے نو د دے نه پس به نور څه خبر وی او څه به نه وی خو تر دے وخت دا اطلاع ده چه هغوئ بچ دی او محمد علی پکښے چه کوم دے نو---

<u>*قائد حزب اختلاف*</u>: مونږ به الله ته سوال کوؤ چه پروردګار د رحم اوکړی----

<u>*جناب سپیکر*</u>: آمین آمین۔

<u>*وزیر اطلاعات*</u>: هغوی باندے د الله رحم اوکړی او د خودکش دهماکے مذمت کوؤ، شدید مذمت ئے کوؤ او په کوم کوم ځائے کښے چه داسے واقعات کیږی نو دا قابل مذمت دی۔

<u>*جناب سپیکر*</u>: بالکل جی۔

قائد حزبِ اختلاف: د هغے نه بعد به مونږ غواړو چه ايوان ته هر سړے چه راشی نو هر سړے خپلے پارټئ ته جوابده دے ځکه چه دے هلته هم اوته اوچتوی چه زه به د دے پارټئ د هر حکم پابند يم نو که مونږ په دے طرف بند يو، اوس دلته د پيپلز پارټئ او د اے اين پی په شريکه حکومت دے ، زه د حکومت توجه راګرځومه، دا واقعه به انشاءالله مونږ ته بيا وروستو هم معلومه شی، دے حده پورے مونږ چه خبره کوؤ نو حکومت ته خبره کوؤ، جناب سپيکر صاحب ستاسو په واسطه باندے خبره کوؤ۔ په مرکز کښے هم د اے اين پی او د پی پی پی په شريکه حکومت دے او نورے پارټيانے هم دی، که چرته مونږ اوس د دے اسمبلئ نه هغه قرارداد چه زمونږ خواهش وو، دوئ نن راوړے دے ، که سبا ئے راوړی که بله ورځ ئے راوړی، دغه ووټ چه دے ، دا د په ښکاره باندے دلته د هر پارټئ سړے چه دے ، بالکل به ښکاره د اچوی ځکه چه دلته مظلومان نه دی ناست، دا خود مختاره خلق دی او که په حلقو کښے وی نو هغوی خو عاجزان، ما دلته اووئيل چه د چا ځوک په پټی کښے اوسيږی، د چا ځوک په کور کښے اوسيږی، ځوک به غريب وی، ځوک به څه وی، د هغوی مجبوريانے به وی، هغه د خفيه بيلټ پيپر وی خو کم از کم چه ايم پی اے کوم ووټ اچوی، ايم اين اے ئے اچوی، سينيټر ئے اچوی، دے د پاره چه په دے ملک کښے قانون سازی اوشی۔ که دا په ښکاره باندے او که د دے بے عزتئ او د بد نامئ نه دا زمونږ معاشره، دا ټوله طبقه بچ شی نو زه به د هغه قرارداد خوست کوم چه هغه بله ورځ ما ئے مخالفت کولو او اوس به ځکه هغه ډيمانډ کوم چه دے ايوان ته د راشی چه مونږ ئے دلته اوکړو او زه به اول خپل ليډر شپ ته وايم چه په مرکز کښے مولانا فضل الرحمان که چرته پيپلز پارټی، اے اين پی، مسلم ليګ (ن)، مسلم ليګ (ق)، ځومره پارټيانے چه وی، هغه په دے متفق کيږی نو بيا د اوکړی چه خامخا په دے باندے اوس عمل اوشی۔ تير ځل يو افسوسناکه خبره راغلے وه دلته، هغه دا وه چه د بيلټ باکس نه جعلی ووټونه راوتی وو او ما وئيل چه الله د دے ځل چرته نه راوباسی خو هغه واقعه دهراؤ شوه، ما خو بهر ميډيا ته ډير په عجيبه انداز باندے خبره اوکړه چه ماته د خپلو ايجنټانو نه اوس اعتراض نه دے راغلے ځکه چه ټوله ورځ ما تيره کړے وه خو چه کله دلته اليکشن کميشن واله بکسه کهلاؤ کړه، بس بيا د هغے نه بعد زما

زړه زخمی شو او بیا په جنرل کښے دړے سپن ووټونه جعلی وو، په دے بکسه کښے رااوتل۔ آیا دا دړے جعلی ووټونه چا اچولی وو؟ آیا دا Original vote بهر چا اغستلے وو، دا به یو الله ته معلومه وی، په هغے باندے زه نه راځمه۔ زمونږ همیشه دا جعلی خبرے که هغه جعلی دوائی وی که هغه نقلی برتن وی، که هغه نقلی بل څه وی، هغه په معزز اسمبلئ کښے او د شیشے د کهلاؤ بکس نه چه رااوځی نو نور خو سړے څه نه شی وئیلے خو د دے د دکه او د افسوس اظهار کولے شی او زمونږ که چرته جعلی ووټونه دے سپینے بکسے ته راځی او دا Original بهر اوځی، د دے نه ځان ساتو نو بیا د خدائے د پاره قانون سازی اوکړئ جی که په صوبه کښے ده که په مرکز کښے ده، دا د جعلی کاغذ ځائے هم نه دے، دا جعلی سړے هم نه دے او دا د درنو خلقو د ناستے ځائے دے که دا ځائے مونږ پاکوؤ، که د دے ځائے مونږ خیال ساتو نو بیا پکار ده چه چرته بیا الیکشن وی، که د ووټ غلطیانے وی، زمونږ په ګورنمنټ کښے داسے خلق وو، زه به دا وایم چه هغوی غلطیانے هم کړی دی، ووټونه ئے هم بهر تلی دی، مونږ د هغوی هم غندنه کړے ده، هغه مونږ ښکاره وئیلی دی که زمونږ د حکومت نه مخکښے هم چرته چا کړی دی، د هغوی هم مونږ غندنه کړے ده، هغوی ته هم مونږ غلط وئیلی دی خو بیا هم مونږ وایو چه نن د مستقبل د پاره دلته چه څوک دی، د هغوی مشرانو دلته او داسے سیاسی Politician په دے صوبه کښے دی چه د دوئ پلار وو، د دوئ نیکه وو، د دوئ تره وو۔۔۔۔

جناب سپیکر: *یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ سے جو بھی ہو، ذرا یہ انفارمیشن لے لیں اور ڈائیں تک مجھے پہنچادیں، آفتاب شیرپاؤ صاحب کا جو واقعہ ہوا ہے، اس کی متضاد خبریں آرہی ہیں تو اس کی جلدی سے صحیح انفارمیشن لے کے چیئر تک پہنچادیں۔ تھینک یو۔*

قائد حزب اختلاف: نو زه انشاءالله د دے خبرو سره او چونکه دا ډیره افسوسناکه واقعه ده، بله خبره خو پکار هم نه ده چه مونږ خبرے نن اوکړو، اوس چه کومه خبره راغله، ډیره افسوسناکه خبره ده خو بیا به هم زه ګورنمنټ ته دا خبره کوم چه مونږ به ټول کسان کښینو، ټول پارلیمانی لیډران او مونږ به یو ښکلے قرارداد جوړ کړو او که د دے صوبے نه د هغے آغاز اوشی۔ ډیره ډیره مننه۔

جناب سپیکر: ضروری ده جی، ضروری خبره ده۔ جی میاں صاحب۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ درانی صاحب ډیره په تفصیل سره خبره اوکړه۔ مونږ خو پرون هم د دے په حق کښے وو او نن هم په دے حق کښے یو۔ مونږ پرون هم په دے نیت باندے دا خبره کوله چه دا نن ئے په کوم نیت باندے کوؤ او هغه بله ورځ هم په دے نیت باندے مونږ کوله۔ یو څو خبرے درانی صاحب اوکړے او چونکه مونږ دلته خپل ماحول په داسے طریقه ساتلے وو چه بیخی د دے ځائے نه یو ښه Message لاړ شی۔ دیکښے شک نشته دے چه لکه یو څو کاغذونه رااوتل خو دا خو ځکه اخبار واله ته هم ډیرے خبرے، په اخبار کښے ډیرے خبرے راغلے دی۔ دا ډیره معمولی خبره ده چه نه څوک په سپین کاغذ باندے ووټ اچولے شی یا چا لیدلی دی او نه په ووټ اوښکلو باندے څوک چا لیدلی دی۔ ټول ممبران ناست وو، د هغوی ایجنټان ناست وو، کله Objection اونه شو، داسے خبره دهراؤل چه کوم دی نو دا درانی صاحب چونکه زما نه زیات تجربه کار دے، یعنی دلته د ووټونو په تعداد کښے هم ډیر فرق راغلے دے او اسرار الله ګنډا پور صاحب د هغے ذکر اوکړو خو مونږ د ښه ماحول د پاره د هغے ذکر اونه کړو ځکه چه څه صورتحال جوړ شی نو سړے کوشش کوی چه اوس تیر وخت دے نو بس ډیر ښه شوی دی خو اوس راتلونکی وخت چه کوم سنبهالول غواړی نو زه په هغه تلخئ کښے نه ځم خو درانی صاحب چه کوم طرف ته اشاره اوکړه، پکار ده چه ټول ماحول صفا کړو او که دا دوه درے خالی سپن چټونه چا اچولی هم وی او که چا د خپل تعداد نه ووټ په بل طریقه باندے زیات کړے وی نو د هغے هم ډیر په شدید الفاظو کښے مذمت پکار دے ځکه چه دا د ضمیر سودا په هیڅ قیمت باندے او په یو ځائے کښے هم جائز نه ده، لهذا مونږ د دے ټولو خبرو د مخ نیوی د پاره بالکل مونږ د اسفندیار خان په اجازت باندے چه هغه بله ورځ اسفندیار خان په پیښور کښے وو، کله چه ثاقب صاحب زمونږ دا قرارداد پیش کړو نو مونږ اووئیل چه ټول ملګری به په دے متفق وی او هم په دے نیت چه دا به په راتلونکی وخت کښے پکاریږی، بالکل چه د وزیر اعظم صاحب ووټ په ښکاره دے، د صدر صاحب ووټ په ښکاره دے، د وزیر اعلیٰ صاحب ووټ په ښکاره دے نو ولے د د سینیټر ووټ په ښکاره نه وی، بالکل په ښکاره د وی او که سړی کښے دا جرءت وی چه د خپلے پارټئ

مخالفت کولے شی نو ایمان د تیر کړی کنه، دا خو څه خبره نه ده، بیا به هغه وخت پته لګی خو دا خو نه ده کنه چه یم د پارټئ خو شے به د بل اخلم، دا په سل مذهبه ناروا ده نو لهذا د دغه ناروا مخ به نیول غواړی۔ یو ځل بیا د آفتاب خان تفصیلات به راځی، تاسو به بیا وایئ چه مونږ د حکومت د اړخه چونکه مونږ د دے ټول عمر غندنه کړے ده، د دهشت ګردئ غندنه مو کړے ده، د آفتاب خان او د هغه ځوئے زمونږ چه دلته کښنے پارلیمانی لیډر دے او زمونږ ملګرے دے او محمد علی خان چه هغوی زمونږ ملګری دی او دیکښے نور خلق چه هغه عام شهریان دی او زمونږ ورونړه دی، دهماکه په جلسه کښے شوے ده۔ زمونږ د عوامی نیشنل پارټئ په جلسه باندے په نوښار کښے دهماکه شوے وه، داسے د مولانا فضل الرحمان صاحب په دغه باندے نیغ په نیغه دهماکه شوے وه، داسے په جماعت اسلامی باندے شوے وه، د پیپلز پارټئ خو بالکل د سره، زمونږ د جمهوریت شهیده بے نظیر بی بی هغه په دیکښے تلے وه، داسے زمونږ یو ګوند د دے نه پاتے نه شو نو لهذا اوس د دے خبرے ضرورت دے چه دا دهشت ګرد ګروپونه په مختلف ګروپونو کښے Split کړی، دا څوک د یو پارټئ نشانه کوی او څوک د بلے کوی، په حقیقت کښے مونږ سیاسی پارټئ په خپلو کښے تقسیم یو او دهشت ګرد مونږ ته یو دی، پکار دا ده چه مونږ ټول سیاسی قوتونه یو شو او د دغه خلقو چه دا مختلف جامه باندے مونږ په مختلف طریقو باندے قتلوی او دلته وینه تویوی چه مونږ د دوئ لاس اونیسو او د دے خلقو مقابله اوکړو او دا جهاد د دوئ تر خاتمے پورے جاری اوساتو۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، میاں صاحب۔ چونکہ ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب آج نہیں ہیں اور وہ Actual mover ہیں اور یجنل موؤر وہ تھے تو اس کو آج پیش کرنا مناسب نہیں ہوگا، قرارداد کو پھر کسی اور وقت جب اوریجنل موؤر ہال میں موجود ہو تو پھر انشاء اللہ آپ جس طرح مناسب سمجھیں گے، آپ اس کو موؤ کریں۔ ابھی ایک اجازت ہاؤس سے لینا چاہ رہا ہوں، چونکہ ہمارے معزز اراکین کے کال اٹینشنز اور میں کبھی کبھی ذرا رولز سے بھی ہٹ کر آپ کی Accommodation کرتا ہوں، آپ کے حلقوں کے جو Pinching problems ہوتے ہیں تو کال اٹینشن میں نے بہت زیادہ لیے ہیں لیکن اگر ہاؤس مجھے اجازت دے تو تھوڑی سی مختصر Legislation ہے، وہ پہلے کرلوں تو اس کے بعد کال اٹینشن کو لونگا، اگر

Those who are in favour of it may say ہاؤس مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے،
'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Thank you.

مسودہ قانون بابت افسر مال / علاقہ قاضی (مستقلی ملازمت)، مجریہ 2012 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now the honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner cum Illaqa Qazi (Regularization of Services) Bill, 2012. Honourable Law Minister Sahib.

Barrister Arshad Abdullah (Minister fo Law): Thank you, Sir. I wish to present before this august House the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner cum Illaqa Qazi (Regularization of Services) Bill, 2012. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ (خیبر پختونخوا)، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law on behalf of honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the National Disaster Management (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once.

Minister fo Law: Thank you, Sir. The National Disaster Management (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2012 may kindly be brought into consideration at once by this august House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the National Disaster Management (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 to Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: Mr. Zamin Khan, to please move his amendment in sub clause (b) (ii) of Clause 4 of the Bill. Zamin Khan, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you. Mr. honourable Speaker, I beg to move that is section 13, for proposed paragraph (b) (ii), as referred to in Clause 4 of the Bill, the following may be substituted namely:-

"(b-ii) the Director General of the Provincial Authority shall be ex-officio member-cum-Secretary".

جناب سپیکر: دا اوشو جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب! Ex-officio member جی۔

وزیر قانون: داسے دہ چہ As such legally we don't have any difficulty but it is better legislation if we put this ex-officio at the end ۔ وجہ دا دہ چہ دا دغہ بہ، دا بہ زہ لږ Repeat کړم، دا (b-ii) the Director General of the Provincial Authority, shall be member-cum-secretary, ex-officio;". نو دا داسے وی چہ By virtue of office نو دا Normally دا اخر کښے راځی خو بہرحال څہ فرق نہ پریوځی، زہ ھغوی سرہ Agree کومہ، داسے ھغے سرہ څہ فرق نہ پریوځی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، Agree کوم کنہ۔ The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Amendment in Clause 5: Muhammad Zamin Khan, to please move his amendment in paragraph (b), sorry, paragraph (h) of Clause 5 of the Bill. Zamin Khan Sahib, please.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Section 14, in sub section (2), for proposed paragraph (h), as referred to in Clause 5 of the Bill, the following may be substituted, namely:-

"(h) direct the Provincial Authority to undertake any project under its administrative control for the purpose of expedient recovery

including relief, rehabilitation, re-construction and settlement etc, of the affected people".

Mr. Speaker: Honourable Law Minister Sahib, please.

وزیرقانون: جی جی۔ دا دوئ چه کوم امنډمنټ راوړے دے ، دا اول Relief کول پکار وو او Rehabilitation وروستو راتلل پکار وو، دا زه دوئ سره Agree کوم جی۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی۔

Mr. Speaker: Agreed. The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 stands part of the Bill. Amendment in clause 7: Muhammad Zamin Khan, to please move his amendment in Section 15 (A) of Clause 7 of the Bill.

Mr. Muhammad Zameen Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Section 15 (A), as referred to in Clause 7 of the Bill, the word "fit" appearing at the end may be substituted by the word "suitable".

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیرقانون: دے سره څه فرق پریوځی نه خو چه دوئ پرے خوشحالیږی نو ټهیک ده جی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) څه فرق پرے نه پریوځی خو چه دوئ خوشحالوئ جی ،

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye'. زمین خان! آپ اس کے بارے میں 'Yes' بھی نہیں کہتے۔

جناب محمد زمین خان: (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب، زما ھغے تہ ضرورت نشتہ چہ ھغوی ورتہ 'Yes' اووئیل نو زما ھغے تہ ضرورت نشتہ کنہ۔

جناب سپیکر: نہیں، This is legislation اگر 'Yes' نہیں کہیں گے تو پھر Drop کر لونگا۔

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

منسٹر صاحب دریا دلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، آپ کی ہر امنڈمنٹ کو Accept کر رہے ہیں لیکن Legislation کو Legislation کے طور پر Adopt کریں گے۔ Again Zamin Khan, to please move his amendment in Clause 8 of the Bill.

Mr. Muhammad Zamin Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Section 18, in sub section (2), in Clause 8 of the Bill,

(a) for the proposed paragraph (a), the following may be substituted, namely:

"(a) Chairman District Development Advisory Committee"

پہ دیکبنے زہ یو گزارش کوم، دا ڈیر Innocent او د Public importance amendment دے، دوئ پہ دے بل کبنے او دا ما اضافہ صرف د چیئرمین ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹئ کڑے دہ۔ چونکہ مونږ پہ جمھوریت باندے یقین ساتو، چونکہ دا ھاؤس د Public representation دے، دا د قوم د خواھشاتو، د ھغوی د احساساتو، د ھغوی د توقعاتو مطابق کار کوی۔ اوس چونکہ دا د ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی ایکٹ Intact دے او چیئرمین DDAC شتہ دے چہ کلہ داسے Disaster راشی نو لکہ څنگہ چہ تیرہ ورځ راغلے وو نو خلق ھم د دے عوامی نمائندگانو سترگو تہ کتل او ټول بنہ او بد پہ دوئ باندے وو نو ما صرف دا گزارش کڑے دے چہ یرہ دا د چیئرپرسن وی، ما پکبنے ھم صرف دغہ گزارش کڑے دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: نہ جی، دے سرہ زمونږ اتفاق نشتہ دے، دا چہ کوم زمونږ ڈسٹرکٹ۔۔۔

جناب سپیکر: هر وخت به DDAC نه وی۔

وزیر قانون: DDAC یو چه کوم دے ، فی الحال۔۔۔۔

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، ما په دے وجه باندے دا دغه اچولے دے ، پریښودے مو دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه اوس پریږده، او دریږه هغوی ئے دغه کوی کنه جی۔

وزیر قانون: دا سے ده چه Originally هم دا چه کوم ریلیف ایکټ دے ، 1972 دے یا ما ته Exact یاد نه دی خو هغے کښے هم دا ډی سی او پخوا به ډی سی وو یا ډسټرکټ کلکټر به وو نو هغه چه کوم د ریونیو ایکټ د لاندے ډسټرکټ کلکټر وی، ډی سی او دے ، Basically نن سبا دا د هغه دغه وی، هغه دا خلق Trained هم وو، دا د دوئ کار هم دے او که دا DDAC چه کوم دے ، دا خو Basically د دے Function بدل دے جی۔ د دوئ خو صرف یعنی پوائنټ آؤټ کول دی، Identify کول دی ډیویلپمنټ پراجیکټس، هغوی ته پیسے وغیره ورکول دی، هر څه ورله ورکول دی، Relief, rehabilitation دا خو بالکل یو Specialized area ده او دے د پاره مونږ نه Agree کوؤ۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ دا بل هم پیش کړه کنه، دویم د څه دے ، دے کلاز 8 کښے بل چه کوم دے ؟

جناب محمد زمین خان: په کلاز 8 کښے B جی۔

جناب سپیکر: په B کښے څه وائی ؟

Muhammad Zamin Khan: (b) After the existing paragraph (c-ii), the following new clauses shall be inserted, namely:
“(c-iii) the Executive District Officer (Irrigation);
(c-iv) the Executive District Officer (Public Health Engineering);”

ما پکښے دا دوه اضافه کړی دی ځکه چه دا پکښے Disaster راشی نو دا دواړه داسے محکمے دی چه قومی تعمیر د صحت سره Related دی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: دے حوالے سره زما دا گزارش دے چه دا دوه ډیپارټمنټ چه کوم دوئ نوی Add کول غواړی، ایریگیشن او پبلک هیلتھ انجینئرنگ، دا دواړه Devolved محکمے نه دی، They are not devolved departments دا ای ډی او ایریگیشن، ای ډی او پی ایچ ای، As such they don't exist۔

جناب سپیکر: تاسو نه Agree کوئ؟

وزیر قانون: نه جی، دا نه Agree کوؤ۔

جناب سپیکر: جی تاسو Stress کوئ که واپس کوئ یئ، څه کوئ؟

جناب محمد زمین خان: چه څنگه دوئ وائی سر، په دیکښے دا ایکسیئن د دواړو محکمو ډیر لازمی دی ځکه چه هسے هم دا کار وی نو ما پکښے دا گزارش کړے وو چه دا ایکسیئن د پکښے واچوی نو۔

جناب سپیکر: اوس اووایه چه واپس ئے اخلئ که څه کوئ؟

جناب محمد زمین خان: بس جی دوئ وائی نو زه به ئے واپس واخلم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, as the amendment withdrawn, original Clause 8 stands part of the Bill.

وزیر اطلاعات: دا څه به زمین خان گزاره کوی کنه، دوئ ښه پوهیږی، دا سے خو نه ده کنه۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) لږه ماته اسانه کړئ کنه، Legislation راته۔ زمین خان صاحب! Please move amendment in Clause 9 of the Bill، دا څه شے دے جی؟

Mr. Muhammad Zmeen Khan: I beg to move that in Section 30, in sub section (4), as referred to in Clause 9 of the Bill:
(a) in paragraph (a), for phrase "its operation and establishment" the phrase "its establishment and operation" may be substituted

ما صرف دا Establishment لفظ مخکښے کړے دے ځکه چه دیکښے Operation مخکښے وو نو ما وئیل چه تر څو پورے یو Institution، یوه اداره Establish شوی نه وی نو هغه به Operation څنگه کوی؟ نو ما وئیل چه اول دا Establishment لفظ پکار دے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: دا صحیح دہ جی، دے سرہ Agree کومہ جی۔

جناب سپیکر: دا دویم هم، دا دویم هم اووایئ جی۔ زمین خان صاحب! پلیز۔

جناب محمد زمین خان: مهربانی جی۔

(b) in Paragraph (b), for the proposed sub-section 7, the following may be substituted namely:
"(7) The accounts of the Provincial Authority shall be audited annually by the Auditor General of Pakistan".

دوئ وائی چه پرائیویٹ آڈیټر به دغه کوی نو ما پکښے صرف دا دغه کړے دے چه یره دا د آڈیټر جنرل اوکړی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ جی آنریبل لا ء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: دیکښے به دا خواست کوم چه دا واپس واخلئ ځکه چه دا Already زمونږ کانسټی ټیوشن کښے آرټیکل 144 کښے هم دا خبره (b) 169 Sorry، هغه دا وائی چه یره آڈیټر جنرل آف پاکستان دا Functions دی چه The accounts of any authority or body established by the Federation or a Province، Related any subsidiary organization, آټانومس باډی که وی یا ګورنمنټ سره corporation، دا Already کانسټی ټیوشن کښے د آڈیټر جنرل د دائره کار لاندے راځی۔ دویم چه کوم آڈیټر جنرل آرډیننس دے، 2001ء، د هغے سیکشن 8 چه کوم دے، هغے کښے بیا (d) چه کوم دے، سب سیکشن (d) یا کلاز (d):

Audit subject to the provisions of this Ordinance, the accounts of any authority or body established by the Federation or Province, in each case, to report on the expenditure, transactions, accounts so audited by him.

جناب سپیکر: یو منټ جی، دا کانسټی ټیوشن کښے لږ څه دغه شته۔ Constitution requirement څه بل څه دے جی۔Seven, seven, on the seven، دا چه تاسو آڈیټر جنرل ته کانسټی ټیوشن کښے ریفر کوئ نو بیا خو به دا د هغوی Against راځی۔

وزیر قانون: داسے دہ جی، زہ دا وایم چہ دا Already داسے لیجسلیشن خو کیدے نشی چہ ھغہ د کانسٹی ٹیوشن Against وی۔ دویمہ دا دہ چہ دوئ یو بل مینڈیٹ ورکڑی چہ یرہ مونږ د ھغے سرہ سرہ In addition to that Auditor General خو بہ دغہ کوی، ھغہ اکاؤنٹس بہ تاسو تہ چہ کوم دلتہ دا کمیتی دہ، دا د فنانس کمیتی۔۔۔۔

Mr. Speaker: PAC.

وزیر قانون: PAC تہ بہ ھم د دے Audited accounts تاسو تہ باقاعدہ راځی خو د ھغے نہ اول د ھغے سرہ سرہ، In addition چہ کوم دی، ھغہ دوئ وائی چہ یرہ مونږ Charted Accountants چہ کوم دی، یو Private Charted Accountant Hire کړو او ھغوی بہ زیات ښہ طریقے سرہ آډټ کوی ځکہ آډیټران، آډیټر جنرل آفس والا ھم څہ فرشتے نہ دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو بلہ Venue کھولاویږی نو۔

وزیر قانون: نہ جی، دا وایم چہ ھغہ خو ھم څہ فرشتے نہ دی کنہ۔

جناب محمد زمین خان: نہ جی، دا دیکښے یو۔۔۔۔

جناب سپیکر: کانسٹی ٹیوشن کښے خو ھم آډیټر جنرل آف پاکستان وائی، نو کانسٹی ٹیوشن بہ منو، Supremacy بہ منو کہ نہ د دے ایکټ بہ بیا منو؟

وزیر قانون: داسے دہ جی، نہ نہ، تاسو اوګورئ چہ ما خو تاسو تہ دا فرق چہ Already مونږ Bound یو، دا بہ آډیټر جنرل آف پاکستان خامخا کوی۔ مونږ یو ایډیشنل، یو دویم ځکہ چہ تاسو اوګورئ جی، دا دلتہ خو کہ آډټ والا بیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ھغوی بہ ئے فری کوی کہ پہ پیسو بہ ئے کوی؟

وزیر قانون: یرہ جی کہ۔۔۔

جناب محمد زمین خان: پہ پیسو بہ ئے کوی کنہ۔

وزیر قانون: نہ جی، څوک دلتہ فری کار کوی؟ دا څہ خیرات خو نہ دے، خامخا بہ ھغوی تہ خپل دغہ ملاویږی۔

جناب سپیکر: د هغے نه مخکښے یو Internal هسے هم کیږی، زمونږ دا خیال دے چه National exchequer باندے زیات بوجھ خو به نه راځی؟

وزیر قانون: دا جی مونږ Oppose کوؤ، دا Already existing دے۔ We oppose this۔

جناب محمد زمین خان: بیا ځه ټھیک ده، زه یو ګزارش لرم د منسټر صاحب نه چه څنګه مو خوښه وی خو دیکښے زه یو ګزارش لرم، دیکښے دا ایکټ چه دے، دا Over riding affect دوئ راوستے دے نو دا چه په ایکټ کښے کله راوستے شی نو دا بیا به دغه کوی، آډیټر جنرل خو دے ته څکه نشی کولے چه سبا دے اتھارټی ته ورځی او هغه به وائی چه زما دا ایکټ دے او د 8 تحت دا ما ته اختیار دے، دا به پرائیویټ آډیټر کوی، تا سره دا اختیار نشته، د دے خو Over riding affect دے، د دے ایکټ تحت بل څوک په دیکښے بیا آډټ نشی کولے، نو دا ډیر Innocent دغه دے، دا د صوبے، د دے غریب اولس دغه دے۔ پکار دا ده، زما منسټر صاحب ته دا ګزارش دے چه دا راسره Put کړی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده چه دا آئین کښے کوم آرټیکل چه ما اوس ریفر کړو، آئین باندے خو یو د Provincial statue هغه Over riding affect هډو سوال نه پیدا کیږی۔ آئین آئین دے او هغه خو Definitely هډو سوال نه پیدا کیږی چه هغه Over riding affect، د هغے هیڅ دے سره تعلق نشته۔ بل آډیټر جنرل چه کوم آرډیننس دے، دا هم فیډرل لاء ده، د هغے هم دے سره تعلق نشته، Cannot overwrite that law نو هغه لحاظ سره، ما خو ګورئ جی تاسو ته فلور آف دی هاؤس ایشورنس درکړو چه آډیټر جنرل آف پاکستان خامخا آډټ کوی، PAC ته به خامخا دا هر څه راځی خو دا Over and above in addition to all this مونږ بیا هم وایو چه یره یو Charted Accountant، دویم پکار ده چه هغه اکاؤنټس هر څه In order او ټھیک ساتی۔

جناب سپیکر: څنګه چه ستاسو خوښه وی جی۔

جناب محمد زمین خان: زه یو ګزارش لرم سر، دیکښے یو Additional جوړ شی نو بیا د پکښے Additional لفظ دغه کړی نو خیر دے که بیا ئے کوی نو ټھیک ده خو

کہ فرض کړہ As such دا مونږ Adopt کړو نو بیا بہ لاء منسٹر صاحب څہ وائی، ځکہ چہ هغہ خو بہ د ایکټ حصہ جوړہ شی۔ Additional د پکښے بیا واچوی او الفاظ د پکښے دغہ وائی چہ In addition to Auditor General of Pakistan دا مونږ دغہ کول غواړو۔

جناب سپیکر: زمین خان صاحب! انہوں نے لاء ڈیپارٹمنٹ میں سوچا ہو گا، مجھے خود بھی کچھ Click نہیں کر رہا لیکن اب گورنمنٹ یہ کہہ رہی ہے تو شاید انہوں نے اس پہ کچھ ورکنگ کی ہو گی۔

Any how, the motion before the House is that the first amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The first amendment is adopted. Now Second amendment in Clause 9 of the Bill, moved by the honourable Member may be adopted?

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، زہ دا واپس اخلم۔

جناب سپیکر: واپس ئے اخلے ؟

جناب محمد زمین خان: جی، چہ منسٹر صاحب ئے نہ منی، خوشحالیږی پہ دے نو مونږ بہ ئے واپس واخلو۔

Mr. Speaker: The second amendment is withdrawn. Since no amendment has been moved by the any honourable Member in Clause 10 to 13 of the Bill, therfore, the question before the House is that Clauses 10 to 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye', خواہ مخواہ 'Yes' یا 'No' کریں، پلیز، ذرا۔ Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses10 to 13 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ (خیبر پختونخوا)، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': The honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to

please move that the National Disaster Management, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2012 may be passed.

Minister for Law: Thank you, Ji. I request this august House to pass the National Disaster Management, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2012 with amendments. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the National Disaster Management, Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2012 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments. نماز میں ابھی تو وقت ہے نا، کال اٹینشنز لے سکتے ہیں نا۔ Ji, honourable Member, Haji Said Rahim Sahib, to please move his call attention notice No. 704.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سید رحیم: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حال ہی میں ای ڈی او ہیلتھ بونیر نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر میں غیر قانونی، میرٹ کی پالیسی سے ہٹ کر کلاس فور ملازمین کی تقرریاں کی ہیں اور مستحق امیدواروں کو چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے مستحق امیدواروں کو اپنے جائز حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اہم تفصیل اور میرٹ لسٹ اور غیر قانون اور غیر مستحق امیدواروں کی تقرری کے آڈرز کی نقول دوران بحث اسمبلی فلور پر پیش کریں گے۔ جناب سپیکر صاحب، د نن نه----

جناب سپیکر: یہ بہتر ہے، ہیلتھ منسٹر آج نہیں ہیں۔ آپ کریں گے، جی، آپ بتائیں۔

جناب سید رحیم: اچھا جی۔ جناب، نن نه تقریباً دوه میاشتے مخکبنے ای ډی او هیلتھ بونیر ډسترکټ هیډکوارټر هسپتال ډګر کښے چه د کلاس فور ملازمینو کومے بهرتئ کړی دی، دا ډسترکټ هیډ کوارټر ډګر هسپتال چه دے، دا زما په حلقه کښے دے او دا زما د حلقے یونین کونسل دے چه هغے ته کړپا یونین کونسل وئیلے شی، دا په هغے کښے آباد دے او د دے هسپتال نه ګیر چاپیره ډګر یونین کونسل ایلئ یونین کونسل هم واقع دے۔ ما چه کله د ای ډی او صاحب سره رابطه اوکړه، هغه ما ته صفا خبره اوکړه چه زما مشر زما Boss جناب سید ظاهر

علی شاہ صاحب ما تہ پہ فون وئیلی دی چہ پہ دیکښے بہ زما د پارټئ کسان چہ زما پہ ضلع بونیر کښے صدر دے، بہرات نوم ئے دے، د ھغہ کسان بہ اخلے لھذا زہ مجبور یم، زہ ھیڅ نہ شم کولے، ما تہ د برہ نہ حکم شوے دے، زہ بہ د دے کسانو آرډرونہ کوم۔ جناب والا، زہ ډیر پہ افسوس سرہ دا خبرہ کوم چہ د دے ایوان زۀ د93ء نہ واخلہ د 96ء پورے او بیا د 97ء نہ واخلہ د 99ء پورے یو غړے پاتے شوے یم، پہ دے دواړو ادوارو کښے چہ پہ یو وخت کښے د سردار مہتاب خان حکومت وو او پہ دے وروستونی دور کښے 97، 99ء پورے او د 93ء نہ 96ء پورے د آفتاب احمد خان شیر پاؤ صاحب صوبائی حکومت وو۔ پہ ھغہ وخت کښے داسے ظلم او زیاتے زمونږ سرہ نہ دے شوے، ھر یو ایم پی اے تہ چہ پہ فلور باندےدا خبرہ ټولو منلے دہ، ستاسو مخکښے چہ کلاس فور ملازمین دی، دا بہ د متعلقہ ایم پی اے حق وی او ھغہ تہ بہ ئے باقاعدہ ورکوئ۔ ما تہ ډیر افسوس دے چہ پہ ھغہ وخت کښے زۀ دو ځلہ اپوزیشن کښے پاتے شوے یم او داسے ظلم زیاتے زما سرہ پہ ھغہ تیر شوی دوہ دورونو کښے نہ وو شوے لکہ څنګہ چہ نن زما خپل حکومت دے او زما سرہ د دے وزیر صحت د لاسہ کیږی۔ یواځے دا نہ چہ ګنی دا د دے نہ مخکښے چہ ھغہ بل کال آرډرونہ شوی دی او مسعود ای ډی او چہ کوم دے، ھغہ خلق اغستی دی، پہ ھغے کښے جناب والا، د سید ظاھر علی شاہ صاحب مکمل لاس وو او د ھغہ ھم دا خبرہ وہ چہ ماتہ د برے نہ ھدایت دی، زہ پکښے میرټ نہ شم کولے، لھذا یو طرف تہ دا خبرہ کول چہ یو منسټر یا یو ایم پی اے د بل ایم پی اے پہ حلقہ کښے ګوتے شتے نہ وھی، مداخلت بہ نہ کوی نو افسوس دا دے چہ زمونږ وزیر صحت صاحب بار بار پہ بونیر کښے مداخلت کوی او کړے ئے وو او اوس ھم کوی او دا کسان د ھغہ د پارټئ دی او ھغوی بھرتی کړی دی، د خپلے ضلعے د صدر پہ وینا باندے نوحیران دا یم، ماتہ ډیر افسوس دے، تاسو اعداد و شمار اوګورئ چہ زمونږ پہ حلقہ کښے د پیپلز پارټئ اکثریت چہ ھغوی خپل امیدواران راولی، د اووہ اووہ سوؤ ووټونو نہ سیوا نہ وی او زۀ د یولس نیم زرو ووټرانو نمائندہ پہ دے اسمبلئ کښے نن تاسو تہ ولاړ یم نو د اووہ نیم سوؤ خبرہ منلے شی او ھغہ ظلم و زیاتے د یو منتخب ایم پی اے سرہ کوی او پہ ضلع کښے چہ کلہ د دوئ صدر ووټ تہ

ولاړ وو، مرحوم عثمان شاه صاحب، هغه د دوه نیم زرو ووټونو نه په ټوله ضلع کښے سیوا نه دی اغستی نو ماته ډیره افسوس دے چه زمونږ سره دا ظلم زیاتے کیږی نو زۀ دا درخواست کوم چه دا د کوم کسانو تقرریٔ چه شوی دی، د دے د پاره د یو خصوصی کمیټی مقرر شی او په هغه کمیټیٔ کښے انشاء اللّٰه تعالیٰ زما سره چه کوم آرډرونه دی، هغه به زۀ هغه کمیټیٔ ته ورکوم۔ دا اے ډی او هیلتھ به رااوغواړیٔ او چه په دے باندے باقاعده بحث اوشی او دا د معلومات اوکړے شی چه آیا دا بهرتیٔ چه کومے شوی دی، دا په میرټ باندے شوی دی که دا د میرټ نه هټ کر شوی دی؟ او چه کوم بیا اصل کسان دی او اهل کسان دی، هغه پاتے شوی دی۔ ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ جی جناب آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: ډیره مهربانی۔ جی ستاسو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: *تھوڑی سی میں ایک وضاحت کروں کہ ایک اطلاع جو مجھے موصول ہوئی ہے کہ خودکش حملہ ہوا ہے جس میں محمد علی خان صاحب، پولیس انسپکٹر جمشید، کانسٹیبل داؤد، پولیس ڈرائیور شوکت زخمی ہوئے ہیں جبکہ پولیس کانسٹیبل اور ہمارے بھائی شبیر شہید ہوئے ہیں، تاہم آفتاب احمد خان اور سکندر حیات خان شیرپاؤ معجزانہ طور پر بچ گئے ہیں۔ سب زخمیوں کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال لایا گیا ہے جو کانسٹیبل اور ہمارے بھائی شبیر خان شہید ہوئے ہیں، مولانا مفتی جانان صاحب! پہلے ان کیلئے دعائے مغفرت کی جائے۔*

<u>مفتی سید جانان</u>: میاں صاحب ډیره ښه دعائے مغفرت کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: محمد علی ورور هم زمونږ د دے هاؤس ممبر دے او د هغه لړه دغه اطلاع ده نو خصوصی دعا ټولو د پاره، ټولو زخمیانو د پاره، خدائے د ورله روغ صحت ورکړی او دا شهید د خدائے اوبخښی۔

(اس مرحلہ پر دعا کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: *جی آنریبل میاں افتخار حسین صاحب، منسٹر فار انفارمیشن۔*

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب، کله چه دا مسئله رااوچتیده نو په هغه ورځ د الیکشن نه یو ورځ مخکښے او بیا تاسو وئیل چه نن به ئے رااوچتوؤ نو ما ظاهر

علی شاہ صاحب سرہ دا خبرہ کړې وہ او ھغوی ځان تہ Written جواب ھم تیار کړې وو او ھغہ بہ بیا ورکوؤ، چونکہ د حکومت ھر یو وزیر ذمہ وار دے او د ھغہ پہ صلاح مشورہ باندے زہ دا خبرہ کوم۔ یو خو چہ دوئ کومہ خبرہ کوی، دا بالکل جائزہ دہ چہ د یو Understanding ضرور شتہ دے، د سپریم کورټ د Decision مطابق نیغ پہ نیغہ دا خبرہ ممکنہ نہ دہ، ځوک وائی چہ دا د ایم پی اے حق دے خو چونکہ د کلاس فور ځان تہ ځہ میرټ شتہ نہ او چہ د ھغہ کوم ډیمانډ دے، د ھغے مطابق خلق بھرتی کول دی نو یو Understanding ضرور پکار دے چہ د ھغہ ځائے منتخب خلق چہ کوم دی نو ھغہ خپل کلاس فور بہ ورکوی۔ د اتحاد ھم دا سپرټ دے کہ چرتہ پہ ایجوکیشن کښے وی نو د بابک صاحب ذمہ واری دہ چہ بیا د ھغہ ځائے خپلو ملګرو تہ ھغہ حق ورکړی او دغہ رنګ چہ کوم دے، دا چونکہ ھیلتھ او ایجوکیشن کښے لږ خلق سیوا وی، داسے د ھیلتھ ډیپارټمنټ دا ذمہ واری جوړیږی چہ چرتہ چرتہ کلاس فور وی، چہ ھغہ د ھر یو منتخب ایم پی اے خیال پورہ اوساتی۔ کہ پہ دغہ کلاس فور کښے مداخلت کیږی نو بیا بہ احساس محرومی ھم پیدا کیږی او دلتہ بہ ھغہ اتفاق او اتحاد ھم برقرار نہ شی پاتے کیدے۔ بالکل د دوئ دا خبرہ جائزہ دہ چہ دے لہ د کمیټی جوړہ شی او دا کمیټی چہ کوم دہ، دا زۀ وایم او دا ما سرہ د ھغہ وزیر صاحب رضامندی ھم پہ دیکښے شاملہ دہ چہ تاسو کمیټی جوړہ کړئ او کمیټئ تہ چہ دا کیس ریفر شی چہ کہ دوئ سرہ ځہ زیاتے شوے وی چہ د ھغے زر تر زرہ ازالہ اوشی او داسے کہ ھر ځائے کښے شوے وی، یو زما دا ورونړہ او زہ ځائے پہ ځائے ګورم، د ھر چا پہ زړہ کښے نرے نرے داغ شتہ خو د ھر چا خپلہ خپلہ مسئلہ رااوچتیږی نو دے وخت سرہ چونکہ دوئ دا مسئلہ رااوچتہ کړے دہ او پہ دے وجہ باندے Specific د دے مسئلے د پارہ باقاعدہ کمیټی د جوړہ شی او دا مسئلہ د حل شی، نور چہ کوم خلق خپلہ مسئلہ رااوچتوی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> زمونږ سټینډنګ کمیټی Already شتہ، میاں صاحب! یو بلہ سپیشل کمیټی جوړول زما خیال دے، د ھیلتھ سټینډنګ کمیټی زمونږ شتہ۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> زہ بخښنہ غواړم جی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جعفر شاہ زمونږ چیئرمین دے د ھغہ۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دا ډیره ښه خبره ده۔

Mr. Speaker: Is it the desire of House that the call attention, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Committee. Mr. Ateef-ur-Rehman, to please move his call attention notice No. 705.

جناب عطیف الرحمان: مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب-----

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: سر، زۀ لږ د سید رحیم کال اټینشن کښے وضاحت کول غواړم-----

جناب سپیکر: دا خو بس ریفر شو، او دریږه ده پسے به راشئ۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): لږ وضاحت کول غواړم جی-----

جناب سپیکر: جی آنریبل سینیئر منسٹر، رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی): جناب سپیکر صاحب، خپلو کښے مونږ به کښینو او کمیټی هم د دے هاؤس ده، خپل خلق یو خو زۀ ډیر افسوس کوم چه په دے دغه باندے Character assassination نه دے پکار۔ یو پارټی هغه هومره که هغه لږه ده او که ډیره ده، یو وجود ئے شته، دغه شان هر یو پارټی چه کومه ده، هر ځائے کښے خو دومره نه ده نو دا Character assassination چه کوم دے، دا خو یو وخت کښے پارټی کمزورے وی، یو وخت کښے پارټی مضبوطه وی، نو مونږ خپلو کښے ناست یو، په دے Character assassination مناسب نه دے، په دے دغه باندے نه هاؤس چلیدے شی، نه بیا دا اتحاد چلیدے شی نو لږ سوچ پکار دے او د معزز ورور زۀ ډیر قدر کوم او ډیر زوړ پارلیمنټرین دے نو مونږ له پکار دا دی که اپوزیشن او مونږ هم خپلو کښے او داسے همیشه د پاره کوشش شته چه ښه ماحول او ښه دغه بوځو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی عطیف الرحمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زهٔ هم یو خبره کول غواړم۔ څنګه چه رحیم داد خان خبره اوکړه، پخپله که ما چرته داسے محسوس کړے وو، ما په دے وضاحت هم کړے وو، مونږ خو بخښنه غواړو، زمونږ د خبرو دا مطلب نه وو چه ګنی یو پارټی وړه ده یا بله پارټی غټه ده، مونږ دلته یو خلق یو او مونږ د ټولے صوبے مسئلے رااوچتوؤ، د نمائندګئ په حیثیت۔ چونکه ما د وزیر صاحب سره خبره کړے ده، د هغوی په اجازت مو اوکړه که بیا هم رحیم داد صاحب کومے خبره ته اشاره کوی او داسے یو خبره وی چه د یو پارټئ ملګری په زړه کښے خفه شی، مونږ د هغے بخښنه غواړو۔ مونږ داسے څه فضا جوړول نه غواړو چه څوک خفه شی، مونږ ټول خوشحاله ساتل غواړو۔

جناب سپیکر: شکریه جی، شکریه جی۔ تھینک یو جی، تھینک یو۔ عطیف الرحمان پلیز، کال اٹینشن نمبر 705۔ دا لږ مختصر وایئ چه-----

جناب عطیف الرحمان: اوس چه زما نمبر راغلو نو دا خبره کوئ۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ خو ګوره روزانه پاڅو او راله ټائم نه راکوئ، دا زمونږ سید رحیم یوه ډیره ضروری خبره اوکړه او د دے په حوالے سره زه هم خبره کول غواړم-----

جناب سپیکر: هغه اوشو کنه، کال اټینشن د غه ته لاړو۔

جناب عطیف الرحمان: نه نه، هغے نه پس جی، په کال اټینشن باندے به هغے نه پس خبره کوم-----

جناب سپیکر: کال اټینشن باندے بحث نه کیږی۔

جناب عطیف الرحمان: نه نه، جناب سپیکر صاحب! دا کار یوائے د سید رحیم خان سره نه کیږی، دا عالمګیر خان ناست دے، زه یم جی، که په خیبر میډیکل کالج کښے بھرتی ده، که په حیات ټیچنګ هسپتال کښے بھرتی ده، که په کمپلیکس هسپتال کښے بھرتی کیږی-----

جناب سپیکر: دے باندے موشن راوړئ کنه، په موشن باندے خبره اوکړئ۔

جناب عطیف الرحمان: نه نه، جناب سپیکر صاحب! مهربانی اوکړئ، زمونږ دا خبره که هم دے سره لف کړئ چه زمونږ دا خبره هم دے سره یو ځائے شی-----

جناب سپیکر: په هوا کښے نه کیږی، دا یو دوه ټکی لیکلی رااولیږئ، موشن به راشی، هغه به هم ورسره لف کړو۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! دا خو ډیر وخت نه مونږ وایو-----

جناب محمد زمین خان: پوائنټ آف آرډر سر۔ زۀ په پوائنټ آف آرډر باندے ولاړ یم جی۔

جناب سپیکر: اوس ستاسو کال اټینشن نوټس نمبر سویم دے ؟

جناب عطیف الرحمان: زۀ کال اټینشن باندے خبره کوم خو زۀ دا-----

جناب سپیکر: 705 ته راشئ، ګوره د هاؤس ټائم ډیر قیمتی دے ، د مونځ ټائم دے۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دے نه مخکښے به، ګوره زمونږ په بی ایچ یو کښے ئے بهرتیانے کړی دی، په ملکنډډهیر کښے چه کومه بی ایچ یو ده-----

جناب سپیکر: ټهیک وایئ، بالکل ټهیک وایئ۔

جناب عطیف الرحمان: ګوره هغے کښے مونږ سره زیاتے شوے دے ، بیا مونږ سره دا Commitment شوے وو چه یره مونږ تاسو له کسان Accommodate کوؤ۔ نه ئے ستاسو کسان او نه ئے زمونږ، واللّٰه چه یو کس ئے هم نه دے لګولے ، ربښتیا خبره ده چه مونږ سره هر ځائے کښے زیاتے شوے دے-----

جناب سپیکر: اوس زۀ خپله دغه-----

وزیر اطلاعات: پریږدئ چه دے خبره اوکړی، ستاسو هم نه دے شوے ، لږ رحم پرے اوکړئ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: دا خو زما کشر دے کنه، د ده خو به خامخا-----

(قہقہے)

جناب عطیف الرحمان: جی زمونږ هم دا خبره د هغے سره لف کړئ نو کم از کم سید رحیم خان رااوغواړئ، مونږ به هم دغه میټنګ کښے رااوغواړئ چه کم از کم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هلته ټول یو ځائے خبره اوکړئ، دا د عطیف خان خبره هم ورسره که دا هاؤس غواړی نو دا هم ورسره لف کړئ۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر صاحب، زما هم شامل کړئ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه جی، دا اوس ګوره لوئے پینډوره بکس کهلاویږی، دا ډیر ایشوز دی۔ دا دغه کوی جی۔ عطیف خان! تاسو خپل کال اټینشن ته راشئ، کال اټینشن۔

جناب عطیف الرحمان: مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب، اس ایوان کے ذریعے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پی ڈی اے کے بعض افسران عرصہ دراز سے بیرون ملک میں نوکریاں کر رہے ہیں اور اسی طرح دونوں طرف سے تنخواہیں لے رہے ہیں جو کہ سراسر زیادتی ہے، نیز ان افسران کی وجہ سے جونیئر افسران کی ترقیاں رکی ہوئی ہیں، اس لئے اس اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، دا زمونږ په دے پی ډی اے ډیپارټمنټ کښے داسے کسان نوکران دی، افسران چه هغوی دلته کښے هم نوکران دی او بهر ملکونه ته تلی دی، په هغه ځائے کښے هم هغوی نوکریانے کوی او ډیر ښه ښه Key پوسټونه ئے دلته کښے بند کړی دی او جونیئر افسران چه کوم دی، د هغوی ترقیانے د دے د وجے نه ولاړے دی نو مهربانی د اوکړی چه هغلته کښے کوم افسران په بهر ملک کښے هم نوکریانے کوی، هلته کښے هم تنخواګانے اخلی، د دے ځائے نه هم تنخواګانے اخلی نو مهربانی د اوکړی، حکومت د ورله یو میاشت یوه نیمه ټائم ورکړی یا خو د هغلته کښے نوکریانے کوی یا د خپلے خاورے ته راشی چه د خپل وطن نوکرئ اوکړی۔ مهربانی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں افتخار حسین صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی بشیر بلور صاحب چرته څه ایمرجنسی کښے اووتو نو هغه خپل جواب ماته پریښودو۔ هغوی اووئیل چه بالکل دا خبره زما نوټس کښے راغله، دوئ ټهیک خبره کوی او مونږ Already action initiate کړے دے چه کوم کسان داسے دغه Avail کوی، Benefits, dual benefits نو د هغوی خلاف مونږ انکوائری شروع کړے ده، انشاء اللّٰه زر به پکښے ایکش اخلو نو Point will take-----

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جوائنټ جواب ئے ورکړئ خو میاں صاحب! زه هم درته یو ریکویسټ کوم که دا اوږدے اوږدے چهټیانے څوک دے د پاره کوی چه هغه په انګلینډ کښے هم نوکری کوی او دلته به ئے هم Post occupy کړے وی نو هیلتھ کښے او دغه نورو کښے خو ستاسو ښه-----

وزیر اطلاعات: هم دے خبرے له زه راتلم او تاسو زړه خبره-----

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، بسم اللہ۔

وزیر اطلاعات: چونکه وزیر صاحب د بشیر بلور صاحب په Behalf کوم جواب ورکړو، هغه مناسب دے۔ دے سره ترلے خبره دا پکار ده چه دا د رولز ریګولیشن مطابق دوئ ټهیک وائی، د دوئ خلاف هډو ایکشن اغستے نه شی۔ د دوئ د پاره خبرے خو اسانے دی، دا زمونږ چه کوم هیلتھ ډیپارټمنټ وو، په هغے کښے دا مسئله د ټولو نه زیاته سیوا وه، هغه مونږ اسمبلئ ته راغلو او رجوع مو اوکړه، نن چه د هغه ځائے نه خلق تلے نه شی او چه څوک ځی نو نوکری ئے ختمیږی، دا داسے نه کیږی چه اودریږه او زه انکوائری کوم او اودریږه دومره خلق ځی او پته به لګی چه څوک ځی او چه پته ئے اولګی نو بیا چه څوک ځی، لس لس کاله ئے تیر کړی دی او دا پته ئے نه لګی چه لس کاله ئے تیر کړی دی، د هغه ریکارډ صفا وی۔ هغه یوه ورځ له راشی دلته او په رجسټر کښے که را هم نه شی، کاغذونه ئے راشی او دلته ئے حاضری اولګی، هغه قانون ته برابر شی او ته ئے اوښکلے نه شے-----

جناب سپیکر: ښه ډیرے ډالرے ئے ګټلی وی۔

وزیر اطلاعات: بنه بنه نور پوره استاد وی او هر شے ئے برابر وی، لهذا د دے د پاره تاسو یو مناسب لاره خپله کړئ چه اسمبلئ ته راشی او د ټولو ډیپارټمنټس د پاره یو لائحه عمل تیار شی چه کوم سړے د یو میاشت نه، د دوه میاشتو نه په بره ځی، Reason ئے څه دے؟ او که د هغے نه ئے زیات وخت تیر کړو او را نغلو نو نوکری ئے ختمه، ځنګه چه مونږ په هیلتهـ کښے کړی دی، پکار ده چه په ټولو ډیپارټمنټس کښے اوشی نو دا به ئے حل وی، لهذا زه د وزیر صاحب چه هغه د لاء منسټر صاحب هم دے، په دے وخت کښے او نمائندګی ئے هم مناسب او کړه که دا As a whole ټوله خبره اوشی نو دا به ډیره بنه خبره وی، دا د هر ډیپارټمنټ مسئله ده۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ آنریبل لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور لاء ڈیپارٹمنٹ والے بھی سن رہے ہونگے کہ یہ جو میاں صاحب، ہمارے آنریبل منسٹر صاحب ہیں، کی جو (بات) ہے، اگر اس پر Proper legislation کی جائے کہ جو 'اوور' چھٹیاں لیتے ہیں اور پھر Formality پوری کر کے، وہ اپنی حاضری لگانے کے بعد چلتے ہیں تو ایک 'سمپل' سی لجسلیشن یا تو لاء ڈیپارٹمنٹ لے آئے اور ہاؤس سے اس کو پاس کروائیں گے یا جس طرح ایجوکیشن اور ہیلتھ کیلئے تمام پارلیمانی لیڈرز کی طرف سے ایک متفقہ لجسلیشن ہوئی اور آج اس ڈیپارٹمنٹ میں بہت Improvement آرہی ہے تو آنریبل منسٹر صاحب! آپ کرتے ہیں یا پارلیمانی لیڈرز، جسطرح بھی، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

وزیر قانون: ایسا ہے کہ یہ اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے Relate کرتا ہے یہ Matter، ہم لاء ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر دیکھ لینگے کہ ان کی Leave سے Related جو رولز ریگولیشنز ہیں، ان کو کس طریقے سے ہم تبدیل کر سکتے ہیں؟ تو اگر اسٹبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ والے ہم سے Agree کریں، چونکہ وہ خود بھی نوکرپیشہ لوگ ہیں تو شاید Agree نہ کریں تو پھر دیکھ لینگے کہ کوئی طریقہ نکال لینگے، کوئی اسمبلی سے Introduce کرانا ہو تو وہ پھر کر لینگے۔

جناب سپیکر: تو پھر وہی بہتر ہے، تمام آنریبل جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں، لاء منسٹر صاحب کی بات بھی ٹھیک ہے، شاید وہ بھی Agree نہ کریں تو آنریبل جتنے بھی پارلیمانی لیڈرز ہیں یا ان کے Representatives ہیں، ان کی کمیٹی بنائی جائے اور سپیشل لاز اس کیلئے بنائے جائیں گے، اچھے غور و خوض کے بعد۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عطیف الرحمان: ارشد عبداللہ صاحب خو یو ډیره ښه خبره اوکړه چه یره مونږ به په دیکښے انکوائری اوکړو، په میاشت یوه نیمه کښے به دغه اوشی، پکار دا ده چه یو Specific time مونږ ته اوښائی چه یره په دومره میاشتو کښے به مونږ د دے خلقو دغه اوکړو، دوئ سره به رابطه اوکړو، In case که دا خلق وطن ته راتګ نه غواړی نو پکار دا ده چه د دے ځائے نه ئے نوکری ختمه کړی او هلته کښے د بیا نوکری Avail کړی۔

جناب سپیکر: پرابلم دا دے که هغه۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دا سے ده چه دا اوس لکه Depend کوی چه یره څو کسان تلی دی، پی ډی اے خو ورکوټے آرګنائزیشن دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او Legally تلی دی او که Illegally تلی دی؟

وزیر قانون: خامخا به ئے چھټی مهټی اغستے وی۔

جناب عطیف الرحمان: ډیر زیات کسان تلی دی۔

جناب سپیکر: هس جی، نه تلی دی خو لکه د هغوی خبره که Legally تلی وی خو بیا خو به۔۔۔۔۔

وزیر قانون: دا جی، هغه Mechanism به بدلوؤ، څنګه چه میاں صاحب دغه ټھیک خبره اوکړه، لکه دلته خلق چھټیانے Legally واخلی، هغوی لاړ شی نو دا به اوګورو، د هغوی د چھټیانو هم یو خاص Tenure دے، د هغے نه زیات بیا Without pay او د هغے نه پس بیا بیخی نشی تلے نو هغه به اوګورو چه انکوائری اوشی نو بیا به دا ټول Findings مخے ته راشی چه یره د چا خلاف څه څه انکوائری، څه څه اقدامات کیدے شی؟ او که سسټم ټھیک نه وو نو بیا د سسټم ټھیک کولو د پاره به انشاء اللہ نوے لیجسلیشن اوکړو۔

جناب سپیکر: د پی ډی اے متعلق خو جی زما په خیال ښه به دا وی چه یو هفته کښے یو Week کښے تاسو معلوم کړئ چه څه پوزیشن دے؟ که Legally تلی وی نو بیا خو څه نه شو کولے۔

وزیرقانون: هفته به گرانه وی، په میاشت کښے به انشاء الله اوشی، په انکوائرئ ټائم لگی کنه، One month دا دومره Reasonable time دے جی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه، دے میاں صاحب چه څنګه اووئیل نو دا بله کمیټی خو به د پارلیمانی لیډرز۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمان: مونږ به څنګه خبریږو؟

جناب سپیکر: تاسو ته به بالکل باقاعده او اسمبلئ ته به جواب راځی۔ د اسمبلئ فلور باندے چه کومه خبره آنریبل ممبر صاحب اوچته کړی، آنریبل وزیر صاحب جواب درکړو نو په دے باندے تسلی ساتئ۔ دا به دلته اسمبلئ ته جواب راځی، Within one month کښے به راځی، Within one month نه پس، یوه ورځ پس به تاسو خبریږئ۔

جناب عطیف الرحمان: مهربانی جی۔

جناب سپیکر: ذاکراللہ خان صاحب! ذاکراللہ خان صاحب موجود نہیں۔

Asif Bhatti, to please move his call attention notice No. 707. Asif Bhatti, please.

جناب آصف بھٹی: شکریہ سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک عوامی اور مذہبی مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پشاور بورڈ نے مورخہ 8اپریل 2012ء بروز اتوار مختلف پریکٹیکلز شیڈول کئے ہوئے ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس دن کرسچئن برادری کا مذہبی تہوار ایسٹر ہے، لہذا ان پریکٹیکلز کو کسی اور دن شیڈول کیا جائے۔

سر، اس میں تھوڑی سی وضاحت یہ کرونگا کہ پشاور بورڈ نے 9th کلاس اور 10th کلاس کیلئے اپنا شیڈول Announce کیا ہے اور اس شیڈول میں 8اپریل کو جو کہ کرسچئن کمیونٹی کیلئے ایسٹر کا تہوار ہے، اس دن بھی Different Practicals کا شیڈول رکھا ہے، میری۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سمجھ گئے ہیں، آپ کی یہ بات بڑی Clear ہے۔ آپ کا ایسٹر ہے اور ایسٹر کی وجہ سے آپ چاہتے ہیں کہ کوئی دوسرا دن مقرر کیا جائے۔

جناب آصف بھٹی: اور اس شیڈول کے ساتھ پشاور ڈسٹرکٹ کے علاوہ دوسرے ڈسٹرکٹس میں بھی اس کو Re-schedule کیا جائے، اگر اس قسم کا وہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب آصف بھٹی: اور آئندہ کیلئے بھی اس چیز کو مدنظر رکھا جائے کہ ایسی چیز نہ ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، شکریہ۔جناب آنریبل لاء منسٹر صاحب،پلیز۔

وزیر قانون: جب سے بھٹی صاحب کا یہ توجہ دلاؤ نوٹس ڈیپارٹمنٹ کو ملا ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے Immediatelyاس کے اوپر نوٹس لیا ہے،اس کو 8 اپریل کی جگہ جو ہے، یہ 10 اپریل کو کر دیا گیا ہے، یہ پریکٹیکل Tuesdayکا دن آتا ہے۔ (تالیاں) ایم پی اے صاحب کی بڑی Contribution ہے، Minorities affairsکے حوالے سے ہم انشاء اللہ ان کو یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس قسم کی چیز نہیں ہوگی اور ڈیپارٹمنٹ پورا پورا خیال رکھے گا۔آپ کے جتنے بھی تہوار ہیں، سب کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو منسٹر صاحب۔میڈیا کے دوست، کہ یہ ایک Importantچیز ہے، بچوں کا Futureوہ نہ ہو جائے، Sufferنہ ہو جائے تو Kindlyاس کو کل ذرا میڈیا میں بھی، اخباروں میں بھی ذرا اچھا مشتہر کیا جائے۔ Shah Hussain Sahib, Muhammad Anwar Khan and Mufti Kifayatullah Sahib, to please move their joint call attention notice No. 709, in the House, one by one. First, Mr. Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر، ہم اس معزز ایوان کی توجہ مفاد عامہ کے ایک اہم اور فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ صوبے میں اکثر پرائیویٹ تعلیمی اداروں نے بشمول پشاور ماڈل سکول انتظامیہ نے طلباء اور طالبات کی امتحانی فیسوں میں دو سو روپے سے اچانک اضافہ کر کے سات سو روپے جمع کرانے کی ہدایت کی ہے۔پشاور ماڈل سکول انتظامیہ کی جانب سے امتحانی فیس میں اچانک اضافہ والدین کیلئے کسی خود کش حملے سے کم نہیں اور یہ دن دیہاڑے بھتہ خوری کے مترادف ہے۔چونکہ پشاور ماڈل سکول کی تمام برانچوں میں تقریباً دس سے بارہ ہزار کے درمیان طلباء اور طالبات زیر تعلیم ہیں اور سات سو روپے کے حساب سے کروڑوں روپے کی آمدنی متوقع ہے۔چونکہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر حکومتی گرفت کمزور ہونے کی وجہ سے والدین ان اداروں کے رحم و کرم پر ہیں اور ان کی دادرسی اور شکایات کیلئے کوئی بھی ادارہ موجود نہیں جس کی وجہ سے مذکورہ ادارے شتر بے مہار ہوتے جا رہے ہیں، لہذا صوبائی حکومت پشاور ماڈل سکول انتظامیہ اور دوسرے پرائیویٹ

تعلیمی اداروں کی جانب سے طلباء اور طالبات سے امتحانی فیس کے نام پر بھتہ خوری کا سخت نوٹس لے تاکہ مہنگائی کے اس دور میں والدین پر مزید مالی بوجھ نہ پڑ سکے۔
جناب سپیکر صاحب، دا سے د ه چه لکه څنګه تا سو خو جرګه شروع کړې ده۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب شاہ حسین خان: ما څه او وئیل؟

جناب سپیکر: ما ډیر ښه واوریدل (قہقہہ) خو دا ستا معلومات هم راته غلط ښکاری۔ دا دو سو نه وو، دا پخوا هم ډیر وو، زما خپلو بچو پکښې سبق وئیلے دے، زما خیال دے، دا ډیر وو، دا دو سو نه وو۔

جناب شاہ حسین خان: دا اضافه شوے ده جی۔

جناب سپیکر: نه، اضافه به شوی وی خو دا دو سو دومره لږ هم نه وو، دا پخوا هم ډیر وو۔

جناب شاہ حسین خان: نه جی، دو سو وو، اوس ئے سات سو کړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو سو خو د لس کالو مخکښې خبره کوئ۔

جناب شاہ حسین خان: پکار دا ده چه پنځوس شپیته روپئ ئے زیاتے کړے وے، مهنګائی ده، بے روزګاری ده، مونږ خو دے هاؤس کښے چه کوم ناست کسان دی، دا خو کیدے شی چه یو شان مالداره وی یا په دے ګیلرئ کښے ناست کسان بل شان وی خو د دے صوبے عوام غریب خلق دی، مهنګائی ده، بے روزګاری ده، هغے کښے بیا فیسونه زیاتیږی نو زما خو حکومت ته دا خواست دے چه دوئ دے سره لږ دغه اوکړی او که دا فیس لږ مناسب زیاتیږی، پنځوس شپیته روپئ نو بیا خو ټهیک ده خو یکمشت په سوؤنو او په زرګونو روپئ زیاتول دا د دے صوبے عوامو سره زیاتے دے۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب! زما خیال دے هغوی خو اووئیل او که تا سو۔۔۔۔

محمد انور خان ایڈوکیٹ: نه مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، چونکه خبره خو شاه حسین خان اوکړه، دوباره د پړهاؤلو ضرورت نشته دے۔ زمونږ خو لکه دا خبره ده چه زمونږ په دیر کښے هم پرائیویټ سکولونه شته دے، هلته د هغوی ټیوشن فیسونه

که تاسو اوگورئ، درے سوه، څلور سوه روپئ کښے ښه سکولونه شته یا د ایکزامینیشن فیس دی خو دلته په پیښور کښے خاصکر سرکاری هائی سکولونه یا د گورنمنټ سکولونه ډیر زیات کم دی او عام یو Trend دا دے چه خلق پرائیویټ سکولونو ته خپل بچی لیږی۔ په دیکښے صرف دا نه ده چه دا ټول چرته غټ مالداره خلق یا سرمایه دار خلق پرائیویټ سکولونو ته بچی لیږی، عام سرکاری ملازمین چه دی چه د چا دس، باره، پندره هزار روپئ تنخواه وی، هغه هم خپل بچی لیږی نو پندره سوله سو، دو هزار روپئ پورے ټیوشن فیس دے، دا مختلف فیسونه دی، دے وخت کښے ایډمشن فیس دے، نن فلانکے فیس دے که تاسو اوگورئ زما خپل بچی پشاور ماډل سکول کښے سبق وائی، ډیر مناسب خو نه ده، دا کوم Wording چه دی، زه ډیر دغه خوئے نه کوم خو بهرحال دا ده چه زیاتے دے چه په دے باندے څه نه څه چیک پکار دے، لږ چیک پرے پکار دے چه که فیس زیاتوی هم نو مناسب د زیات کړی او چه څومره په دغه کښے او که داسے دومره دغه وی نو دا مناسب نه ده۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: د Jurisdiction خبره ده، Jurisdiction که وی، جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: مهربانی جی۔ دے حوالے سره چونکه نور پرائیویټ ادارے داسے As such په دے توجه دلاؤ نوټس کښے Quote شوے نه وے۔ دیکښے پشاور ماډل سکول Mention شوے وو نو بیا ډیپارټمنټ د هغے مالک غیور احمد سیټهی راغوښتے دے او د هغه نه ئے باقاعده تپوس کړے دے۔ هغه دا وائی چه پینځه کاله مخکښے د امتحانونو فیس چه کوم وو، دا پینځه سوه روپئ مقرر شوے وو، پینځه کاله مخکښے او هغه دا وائی چه زمونږ درے Sets of exams وی، یو Monthly یو Mid term او یو فائنل، نو امتحانونو اغستو باندے هم اخراجات راځی او دا چونکه مونږ پینځه کاله مخکښے Five hundred rupees فکس کړے وی نو پینځه کاله پس دا مونږ Revise کوؤ او اوس Seven hundred شو نو بهرحال باوجود د دے دا گزارش دے چه یره As such گورنمنټ سره دا مینډیټ نشته چه یره مونږ هغوی ته خپل Terms dictate کړو، گورنمنټ سره نورے طریقے وی خو هغه طریقے مهذب معاشره کښے خوند نه کوی۔ په دے

حوالے سره د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د اړخ نه کابینے ته څه Proposals راغلل او کابینے بیا یو کمیټي جوړه کړه، هغے کښے زه هم یم، As a Chairman نو هغه بیا مونږ کتل چه ټیکنیکل بورډز هم دي او هائر ایجوکیشن هم دے او ورسره School & Literacy department هم دے نو Proposals داسے راغلل چه یره مونږ دوئ له بیل بیل دغه جوړ کړو یا یو ریګولیرټي اتهارټي جوړه کړو چه دا Private institutions چه کوم دي، دا د په Net کښے راشي، دا د دوئ Fee fixing، د دوئ Standard raise کول یا Minimum standard maintain کول په دے حواله سره څه قانون سازي اوشي نو په هغے کښے اوس Final recommendations زمونږ ورکړے شو او بیل د School and literacy یو Regulatory frame work جوړوؤ، هغه اتهارټي چه د کابینے نه او د هر څه نه اوشي نو انشاءالله هغه به بیا اسمبلۍ ته راشي او په هغے به مونږ لیجسلیشن اوکړو او نوے Independent authority به جوړه شي نو په هغے کښے بیا Penalties هم شته، Fines او ورسره Jail sentences هم شته نو که څوک بیا ظلم زیاتے کوي او ډیر Extortion قسم فیسونه هغوی ایړدي نو د هغے به انشاءالله بیا مخ نیوے کیږي۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه، تهینک یو۔

<u>جناب شاه حسین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، منسټر صاحب خبره اوکړه خو ما یو عرض کولو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس دا ختمه شوه جي، هغوی جواب درکړو او ډیر مدلل جواب ئے وو۔

<u>جناب شاه حسین خان:</u> جناب سپیکر صاحب، د منسټر صاحب جواب خو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نه نه، دا ضروري خو نه ده، دا درته چا وئیلي دي؟ بس جي یو ځل اوشو، پیش شو۔ میاں صاحب! تاسو هم کښینئ۔ ماته دا نور ډیر کارپاتے دے او د ماښام مونځ که تاسو نه کوئ، مونږ به ئے کوؤ۔ بادشاه صالح صاحب! د ماښام د مونځ ټائم دے۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دے سلسله کښے ما یوه خبره کوله چه دا یو قومی مسئله ده.....

جناب سپیکر: په دیکښے جی یوه خبره ده۔ دا پشاور ماډل سکول د دے علاقے یو سکول دے اولړ ښه.....

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، اصلی خبره دا ده چه دے پرائیویټ سکول ته خلق ناست ولے وی، دا Monopoly ولے ده؟

جناب سپیکر: چه زمونږ خپل سکولونه خراب دی۔

وزیر اطلاعات: کم سے کم دلته کښے یو Decision اغستے شوے وو چه کوم سکول زمونږ د سرکار دے نو د هغه استاد ځوئے خو به کم سے کم پرائیویټ سکول ته نه ځی......

جناب سپیکر: بالکل۔

وزیر اطلاعات: نو دلته دومره غویمه جوړه شوه چه استاذ سره ظلم اوشو، نو چه کوم استاذ په سکول کښے سبق ښائی او هغه سکول هغه استاذ د خپل ځوئی قابل نه ګڼړئ نو هغے کښے به څوک څه داخله واخلی؟ نو هم بنیادی خبره کول غواړی، زمونږ د سرکار په سطح باندے که زما سکول د دے قابل وی، زه به ولے اووه سوه ته کښینم، زه به په دوه سوه کښے ولے سبق نه وایم؟ نو دا یو اړخ هم کتل غواړی چه مونږ ټول خلق داسے سکولونو ته زور کوؤ چه که دے دا ایک هزار هم کړی نو په ده به رش نور هم زیات شی۔ مونږ نه چه پیسے زیاتے اخلی، مونږ وایو سټینډرډ زیات شو، د دے نه نه خبریږو چه ریښتیا څه دی؟ بالکل وزیر صاحب ټهیک اووئیل او په دغه طریقه کنټرول چونکه زمونږ د طرف نه هم مونږ دا وئیلی دی چه پرائیویټ سکولونه کنټرول کول غواړی خو د پرائیویټ سره سره د سرکاری سکولونو سټینډرډ زمونږ ذمه واری ده چه هغه مونږ د دے قابل کړو چه خلق پکښے سبق اووائی۔ اول د اسمبلۍ د ممبرانو ځامن چه هغه پخپله اودریږی، په پشاور پبلک سکول کښے سبق وائی او بیا وریسے.....

جناب سپیکر: بیکن هاؤس دے، ستی سکول دے، فلانے دے۔

وزیر اطلاعات: بیا وزیر صاحب اودریږی، د وزیر صاحب خوبےهم په بل ځائے کښے سبق وائی نو چه د وزیرانو ځامن په بل ځائے کښے سبق وائی، د ممبرانو ځامن په بل ځائے کښے سبق وائی او دلته کښے دا دومره زیات سکولونه سرکاری او د استاذانو او د هیډ ماسټرانو، د لیکچررانو بچی په بل بل ځائے کښے سبق وائی نو بیا ژړا د څه ده؟ خو هغه دا وائی چه د چا خبره چه که لاسکے مے د خپل تن نه وے نو زه به ټوټے کیدم نه، لهذا پوزیشن دا دے چه سرکاری سکول سره انصاف کول غواړی، هغه بنه کول غواړی۔

جناب سپیکر: جی د شاه حسین زړه نه صبریږی، د میاں صاحب د دے خبرے به-----

جناب شاه حسین خان: داسے ده جی، په دیکښے د هائی کورټ د چیف جسټس صاحب یو آرډر هم وتے دے، هغه وائی چه د کوم خاندان ماشومان درے ماشومان ورونړه یا خویندے په سکول کښے وی نو پکار ده، بلکه آرډر ئے کړے دے چه د یو کس فیس به تاسو معاف کوئ۔ دوئ هغه هم نه دے کړے جی، لکه درے ماشومانو کښے به د یو فیس معاف وی، دا د هائی کورټ فیصله ده جی۔ دوئ هغه هم اونه کړه جی، ما دا خبره کوله۔ بل دا ده چه دا لازمی نه ده چه دلته کښے څوک ایم پی ایز دی-----

جناب سپیکر: د خاندانی منصوبه بندئ والا وزیر څه شو؟ هغه دومره پیسے لګوی او ته وایئے چه شا به بچی ډیر راوړئ چه فیسونه درته معاف شی۔

جناب شاه حسین خان: بله خبره دا ده چه دا لازمی نه ده که دلته کښے څوک ایم پی اے وی یا سیکرټری لیول خلق دی، د هغوی ماشومان په پرائیویټ سکولونو کښے دی، دا لازمی نه ده۔ زما د ماشومانو تپوس اوکړئ، هغه په ګورنمنټ سکولونو کښے دی او په الائی کښے دی----

Mr. Speaker: Good, very good.دا بنه خبره ده۔

جناب شاه حسین خان: لکه دا خبره داسے ده، زما بچی نشته دے، زما د خاندان بچی هم په پرائیویټ سکولونو کښے نشته۔ زه خو د دے صوبے د عامو غریبو، دا څه داسے لازمی نه ده چه ګنی سړے به مالدار وی او د هغه بچے به په پرائیویټ

سکول کښے وی، ډیر غریبانان دی او د هغوی بچی په پرائیویټ سکولونو کښے دی، خبره دا ده۔

جناب سپیکر: لا ء منسټر صاحب! چه کومه ریګولیټری اتهارټی جوړیږی نو په هغے کښے د شاه حسین صاحب نه خامخا لږه دغه ترے واخلئ جی۔

وزیر قانون: تاسو او دوئ نه به In put واخلو جی۔

جناب سپیکر: لږ In puts ترے ضرور واخلئ جی، د دوئ د جذباتو خیال اوساتئ۔
Badshah Saleh Sahib, call attention No. 711, call attention No. 711.

جناب بادشاہ صالح: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے اسمبلی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ایل آر ایچ ہسپتال میں سپیشلسٹ ڈاکٹر شہاب الدین صاحب اپنے شعبہ میں لاثانی ہیں لیکن موصوف مریضوں کا اس وقت تک صحیح علاج نہیں کرتے جب تک مریض انکی کلینک میں نہیں جاتے، نیز مریض کو اپنے میڈیکل سٹور سے دوا لینے پر بھی مجبور کرتے ہیں، لہذا اس آدمی کی جگہ پر ایل آر ایچ میں کسی اور ڈاکٹر کی ڈیوٹی لگائی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، د ډیر وخت نه مونږ اوریدل چه داسے ډیر مریضان به راتلل او د دے نه یو میاشت مخکښے چه زمونږ د ملاکنډ ډویژن ایډیشنل کمشنر دے، هغه ماته ټیلی فون اوکړو چه یره زما وراره دے او داسے پینځلس ورځو نه ئے څملولے دے او علاج ئے نه کوی او ورته وائی چه کلینک ته لاړ شه۔ په دے تیر شوی وخت کښے داسے اوشو چه زمونږ په علاقه کښے یو ایکسیډنټ اوشو چه په هغے کښے یوولس کسان د یو خاندان نه وفات شو جی، د یو خاندان نه یوؤلس کسان وفات شو او په هغے کښے بیا داسے اوشو چه یو کس ئے راوړو چه د هغه پښتئ هم ماتے وے، پنډئ ئے هم ماتے وے، د هغه سړی کور والا هم وفات شوے وه، یو ځوئے ئے هم وفات شوے وو، یوه لور ئے هم وفات شوے وه خو یو ځوئے او پلار د دوئ په هسپتال کښے وو۔ چه کله دے ډاکټر ته دا مسئله پیښه شوه نو ده اووئیل چه نه دا د آپریشن د پاره تیار نه دی، دے وخت کښے دا مریضان ډیر شے پراته وو، ټول خلق پرے ګواه دی او که دا تاسو اوګورئ، د دے اسمبلئ ټولو ممبرانو ته د دے خبرے به معلومات وی۔ زه لاړم پخپله او بیا مے ټیلی فون چیف صاحب ته اوکړو، هغه وئیل چه هغه سړے آپریشن

ته نه دے تیار، هغه سړے دومره غریب وو چه مونږ ورله چنده اوکړه او چالیس هزار روپئ باندے بیا د بل ډاکټر سره د هغه آپریشن مونږ اوکړو او بیا په دریمه ورځ هغه کور ته لاړو نو دا سړے ډیر قابل ډاکټر دے جی، انتهائی ماهره ډاکټر دے خو دا عذاب دے چه کله په Bed باندے ورسره مریض پروت وی نو هغه ته وائی چه ځئ او دوائی به زما د کلینک نه واخلئ۔ که آپریشن ته یو سړے پروت وی نو هغے پورے ئے آپریشن نه کوی چه دے ته ئے مجبوره کړی چه د ده کلینک ته لاړ شی نو دا ډیر یو غټ هسپتال دے، د دے صوبے زمونږ د ټولو نه، ټول بوجهـ په دے باندے دے نو دے خپل کلینک ته اولیږئ چه هلته کښے ښه ځان له پیسے گټی، داسے خلق او غریب خلق چه زمونږ د علاقو نه راځی او بیا ډیر غریب غریب خلق وی، د هغوی دغه وس نه رسی نو زمونږ په مخکښے ما په خپلو سترگو اولیدل چه مونږ یو کس له بیا چنده اوکړه، چه یوولس کسان د یو خاندان مړه شو، بیا هم د دوئ په زړونو کښے دومره رحم نه راځی او په ټولو آرتهوپیډک ډاکټرانو کښے قابل ډاکټر دے، نو دے د پرائیویټ کښینی او دے هسپتالونو ته هغه کسان رااولیږئ چه ځوک را رسی او په وخت د دوئ علاج کیږی نو زه دا وایم چه دا زمونږ یو اخلاقی او مذهبی فریضه ده او که په دے وخت کښے په دے باندے تاسو څه ایکشن وانخلئ نو خدائے پاک او بیا ستاسو حوالے سره چه دا د غریبو خلقو مسئله ده او هرے ضلعے ته آرتهوپیډک ډاکټران د لاړ شی چه هلته دا مسئلے حل کیږی جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه جی، وړومبئ د حکومت خو چه واؤرو کنه۔ گورنمنٹ کی پہلے سن لیتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کیا جواب آتا ہے؟ پھر ہاؤس اس پر کوئی فیصلہ کریگا۔ جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: ما سره خو دے وخت کښے څه آفیشل جواب نشته دے، یا خو دا طریقه ده چه یره منسټر صاحب ته څه انتظار اوکړو او۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: که دا وی او که بیا کمیټئ ته به ئے اولیږو۔

<u>وزیر قانون</u>: کمیټئ ته به ئے اولیږو، دا به زیاته بهتره وی، انکوئری پکار ده۔ زما خیال دے، دا به زیاته بهتره وی۔

جناب سپیکر: بنه به وی ؟

وزیرقانون: او جی، بنه به وی زما په خیال-----

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب شته ؟

جناب جعفرشاہ: جی۔

جناب سپیکر: جعفر شاه صاحب! د لیډی ریډنگ هسپتال په تا باندے ما درے ځل ویزټ اوکړو او ستا دا حال دے ، د دے ټول ذمه وار ته یئے ، د وزیر نه زیات ته ذمه وار یئے۔

جناب جعفرشاہ: پوائنټ خو نن راغلو جی-----

جناب سپیکر: هں جی ؟

جناب جعفرشاہ: دا خو وایم چه دا نن Raise شو جی۔

جناب سپیکر: تاسو خو څو ځل ویزټ اوکړو او مونږ درته وئیل چه شابه ټول اوګوره، د ټولے صوبے غټ هسپتال دے۔ اور اس کا بہت ضروری ہے تو ابھی، میری سیکرٹریٹ آپ کو بہت Appreciate، کر رہا ہے۔اس سے میری منہ بند ہو گئی،انہوں نے میری زبان بند کروادی، Is it the desire of the House that the call attention moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee?. Those who are in favour of it may say 'Aye'and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concern Committee, لیکن کتنے دنوں میں شاہ صاحب! بہت جلد ہی، جتنا جلدی ہو سکے علاج کروالیں کیونکہ آنریبل ممبر پہلی مرتبہ اٹھے ہیں،اس نے-----

Mr. Jafar Shan: Sir, Inshallah with in one week.

جناب سپیکر: هں جی ؟

Mr. Jafar Shah: Sir, Inshallah with in one week.

Mr. Speaker: Within one week, thank you ji, thank you very much, we appreciate. Hafiz Akhtar Ali Sahib, to please move his call attention notice No. 712.

حافظ اختر علی: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کے طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ نیٹوافواج اور امریکیوں نے افغانستان میں قرآن حکیم کے نسخے اور اوراق جلاکر پوری امت مسلمہ کے دلوں کو مجروح کر دیا ہے اور بین المذاہب نفرت و تعصب اور استدراج وانتشار کا ماحول پیدا کیا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس سے پہلے گوانتانا موبے اور ابو غریب جیل میں اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن حکیم کی توہین اور بے حرمتی کی گئی اور اب بگرام کے اڈے پر یہ دلخراش واقعہ ہوا، لہذا حکومت کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ پوری امت مسلمہ کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنا قائدانہ کردار ادا کرے۔

جناب سپیکر صاحب، مسئله خو بالکل واضحه ده او زما به دا درخواست وی ستاسو په وساطت سره چه که چرے حکومت هم، امید دے چه هغوی به مونږ سره په دے باندے متفق وی چه په دے باندے یو مذمتی قرارداد پاس کړو، ځکه قرآن حکیم چه د الله رب العالمین اخری لافانی کتاب دے او زه به صرف مختصر د شاعر مشرق علامه اقبال مرحوم هغه شعر تاسو ته پیش کړم چه هغه فرمائیلی وو:

آں کتاب زنده قران حکیم

حکمت او لایزال است و قدیم

حرف او را ریب نے تبدیل نے

معنئ شرمنده ئے تاویل نے

نوع انساں را پیام آفرین

حامل وه رحمت اللعالمین

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

حافظ اختر علی: هغه د رب العالمین کتاب، نن د هغے توهین شروع دے، لهذا په دے باندے مذمتی قرارداد چه هغه مونږ ته اجازت ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: بالکل جی، اوس چه د ګورنمنټ نه واؤرو جی۔ آنربیل لاء منسټر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: بالکل جی، مونږ متفقه یو قرارداد ته Agree یو، لکه مونږ داسے به پرے کښینو او متفقه څه قرارداد چه دواړو ته Acceptable وی، ټولو پارټو ته چه هغه پرے راولو۔ دے سره سره دا به هم په ریکارډ راولو چه د امریکی صدر پخپله د دے مذمت هم کړے دے او معذرت ئے هم کړے دے، د ټولو مسلمانانو نه خو بهر حال زمونږ فورم باندے چه مونږ دا څومره Raise کولے شو او د خپل قوم د جذباتو او احساساتو مونږ اظهار کولے شو نو مونږ به خامخا کوؤ جی۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے کچھ لکھا ہے؟ جی حافظ اختر علی صاحب! ذرا انکے ساتھ بیٹھ جائیں نا، جلدی کریں، یہ آج ہی کرنا ہے۔ کیا کرنا ہے؟ ابھی تو نماز قضا ہو رہی ہے۔ آپ ذرا جائیں، بشیر بلور صاحب یالاء منسٹر صاحب کے پاس بیٹھ جائیں، دونوں۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، بسم اللہ، جلدی پڑھیں جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، زه به یو څو خبرے او کړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: ولے نه، وایئ جی چه څه مو په زړه خوښه وی، هغه وایئ جی۔ د بدرمنیر خبره ده جی۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: د بدرمنیر خبره ده جی۔

قائد حزب اختلاف: حافظ اختر علی صاحب چه کوم قرارداد رااوړے دے نو په دیکښے چه مونږ څومره جلدی او کړو، زما خیال دے د ایمان تازګی ده نو هغه ستاسو شکریه ادا کوؤ چه تاسو Agree شوئ او چه دا د مانځه نه مخکښے راوړئ نو د هغے نه بعد یو ډیره ضروری خبره ده جی، دلته ما اوچته کړے وه چه په ګوړه باندے پابندی ده او دا ګوړه چه ده، زمونږ د ټولو د دے ایریا یو اهم فصل هم دے او بیا ماته دلته میاں افتخار صاحب په هغے باندے چه کومه خبره او کړه نو هغه ډیره لوړه خبره وه او ډیره کلکه او درنه خبره وه چه نه مونږ په ګوړه باندے پابندی منو او نه دیکښے مونږ د چا نه د اجازت اغستلو ضرورت محسوسوؤ نو مونږ هم ډیر خوشحاله شو چه دا خو دومره ښه اقدام دے، یقینی چه

زمونږ خاصکر د دے چارسدے ، مردان ، پشاور او د دے ځائے چه دا ډېر ځومره ئے وئیلی دی، د دے ګوړے هم دغه پیداوار دے نو زه اوس لږو ورځو کښے چارسدے ته تلے وومه، پندره بیس دن مخکښے نو هلته دا زمینداران، صحافیان ماته راغلل چه په ګوړه خو اوس هم پابندی ده او تاسو چه په اسمبلئ کښے کوم قرارداد اوچت کړے دے نو په هغے باندے هیڅ قسم عمل نشته دے۔ بیا ما خپل پی ایس ته اووئیل چه ته لږ د دے قانونی دغه معلوم کړه چه واقعی په دے باندے پابندی شته او که نه؟ مونږ خو دلته کښے وئیلی وو چه نشته په هغه پابندئ کښے دا ده چه ګوړه ځوک افغانستان ته یا بهر اوړی نو په هغے کښے به ضروری اختیار د پولیټیکل ایجنټ وی چه که هغه پرمټ ورکوی نو بیا ئے اوړے شی او که نه وی نو د کاروبار په لحاظ باندے چه مونږ ته ځومره غټ امدن دے نو په هغے کښے مونږ ته اجازت نشته دے۔ اوس چه دا زمیندار دلته خپل فصلونو باندے دومره ځان مړ کړی او هلته ځومره نن ځرے ګرانے دی، نور هم ډیر تکلیف دے ، د اوبو آبیانے دی او د دے نه پس ته د هغه پرمټ قیمت هم په کښے راشی، دا څه خبره ده چه زه به افغانستان ته، دلته چیک پوسټ دے او د هغے نه مخکښے به زه قبائلو ته خپله ګوړه لیږمه او بیا به په هغے باندے زه خامخا د پولیټیکل ایجنټ نه اجازت اخلم چه ماته تاسو پرمټ راکړئ او که پرمټ نه وی نو بیا ئے زه نه شم اوړے نو زما د ګورنمنټ نه هم دغه مطالبه ده چه لکه د دوئ دا نور څیزونه دی، دا د دوئ کلیئر کړی او ګوړه چه ده ، چونکه دلته زمونږ په استعمال کښے کمه ده او ګوړے نه علاوه چینی ارزانه ده ، عام خلق چه دی، غریب خلق هغه چینی استعمالوی او ګوړه چه ده نو هغه بهر ځی، زما به دا ګزارش وی چه دا پرمټ سسټم چه دے ، دا د پکښے ختم شی او اصل غم خو پرمټ جوړ کړے دے چه پرمټ هلته وی نو بیا د هغے نه تکلیف وی نو زه به انشاءالله د ګورنمنټ نه د دے جواب منتظر یم چه مونږ د پرمټ سسټم چه کوم په ګوړه باندے دے ، دا ټهیک نه دے او دا اجازت د خلقو ته ورکړی، په دیکښے دا د ملونو والا ملوث دی جی چه ځومره شوګر ملونه دی، پروس کال د ګنی قیمت چه وو، هغه ډیر زیات سیوا وو او دے کال د ګنی هغه قیمتونه راغلل او اوس چه زمیندار شوګر مل ته ګنی ورکوی نو فائده ئے نشته۔ ولے رانغلل، هغه دا دی چه ګوړه

بهر ته بنده شوه نو چه ګوړه بنده شوه، زمیندار مجبور دے چه هغه خپل ګنی مل ته اولیږی، مل که هغه ته کمے پیسے ورکوی او که زیاتے ورکوی نو په دے بنیاد په دیکښے د شوګر ملز ایسوسی ایشن چه کومه مافیا ملوث ده او فیډرل ګورنمنټ باندے هم پریشر راوړی، پراونشل ګورنمنټ باندے هم پریشر راوړی نو مونږ وایو چه دا پابندی د ختمه شی او اجازت د اوشی چه که ګوړه څوک چرته اوړے شی نو پکار ده چه اوړی ئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، میاں افتخار صاحب میاں افتخار حسین صاحب، حافظ اختر علی صاحب! یوه کاپی ماله لږه راکړئ، د ټولو نه پرے دستخط، جی میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ درانی صاحب یو ځل مخکښے هم دا خبره رااوچته کړے وه او چه کوم جواب مونږ ورکړے وو نو هغه هم دا وو چه پابندی به نه وی او هغه په دے بنیاد داسے نه وه چه ما په هوا کښے دا خبره کړے وه، د سوچ سمجھ نه پس او بیا مونږ حکومت ته هم وئیلی وو، دا ټول هدایات مونږ هم جاری کړی وو چه تاسو دا Ban ختم کړئ او Ban ختم شو۔ حقیقت کښے مخکښے د سره د پرمټ اجازت نه وو، اوس داسے Movement او چونکه درانی صاحب خپله حکومت کښے هم پاتے شوے دے، زمونږ داسے پرابلمز وی چه که داسے بیخی شتر بے مهار خبره شی نو بیا دا بیلنس ساتل ډیر ګران کار شی، هم هغه ګوړه چه بیا مارکیټ نه غیبه هم شی او هغه ډیره ګرانه هم شی۔ بیا خپلو خلقو ته هم مسئله شی۔ مونږ وایو چه زمیندار د هم Compensate کیږی او دلته د خپل پبلک ته نقصان نه رسی۔ دا دواړه خبرے که داسے وی نو په یو ځل مونږ وایو چه بیخی ازاده ده نو داسے یو ملک ما نه دے لیدلے چه هغه وائی چه زما د ملک نه څه اوړی نو بس بیخی آزاده ده، لکه دا بیخی آزاد څه طریقه ده، دیکښے رښتیا وئیل به بیا مناسب نه وی، دا به داسے وی چه زه هسے د اخبار د پاره خبره کوم نو بالکل زمونږ حکومت به په دے هم غور اوکړی، زه به خپل د دے منسلک ډیپارټمنټ هم رااوغواړم او په دے خبره به غور اوکړو چه بیخی ئے فری کوؤ نو د هغے مضمرات څه دی، ښه او بد اثر ئے څه دے؟ خو دا یو خبره ضرور ده چه مونږ د دوئ هغه خبره Honour

کړے وه او هغه چونکه د پبلک او د زمیندارانو ډیمانډ وو، مونږ هغه Ban ختم کړے وو او د پرمټ په مناسبت سره آزادی ملاؤ شوے وه چه هغه نن هم ملاؤ ده۔ پرمټ کښے که څه رکاوټ وی، که پرمټ خپل پردی له ورکوی، که هغه په رشوت باندے ورکوی، که په غلطه طریقه ئے ورکوی، د دے د پاره مونږ کښیناستے شو چه یو داسے طریقه خپله کړو چه زمیندارانو ته، جائز خلقو ته، بے پیسو او په ټهیک طریقه اجازت ملاؤ شی۔ تر دے حده پورے زه دا خبره کوم او د دے نه پس چه بیخی فری خبره، بالکل زه به هغه ډیپارټمنټ راا وغواړم که دا ممکنه وی نو په دے باندے هم غور کیدے شی چه بیخی ئے فری کړو خو دے وخت سره هغه Ban لګیدلے وو، هغه بین مونږ Relax کړے دے۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه، میاں صاحب۔ دا حافظ اختر علی صاحب! یو کاپی خو ماله راکړه کنه۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږه جی یو منټ، د Suspension ریکویسټ به لږ کوئ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

حافظ اختر علی: او زه درخواست کوم چه رول 240 لاندے د رول 124 معطل کړے شی او ما ته د د قرارداد د پیش کولو اجازت راکړے شی۔

جناب سپیکر: دستخطونه خو مو د ټولو نه اغستی دی کنه جی؟

Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members / Ministers, to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The hounourable Members / Ministers are allowed to move their resolution. Ji, honourable Member, please.

حافظ اختر علی: دا قرارداد مشترکه قرارداد دے، په دے باندے د سینئر منسټر بشیر احمد بلور خان او د جناب رحیم داد خان او د قلندر لودهی صاحب او

محترم اسرار الله خان صاحب او د جناب عبدالستار صاحب دستخطے هم دی او دا مشترکه د ټولو د ایوان د طرف نه پیش کیږی۔

قرارداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ اسمبلی امریکہ اور نیٹو افواج کی طرف سے بگرام ایئر بیس افغانستان پر قرآن حکیم کے اوراق کی توہین و بے حرمتی کی شدید مذمت کرتی ہے اور تمام عالم اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اس عمل پر غم وغصے کا اظہار کرتی ہے اور وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اہل اسلام اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف سے یہ مسئلہ سفارتی انداز میں اٹھائے اور مسلمانان دنیا کا احتجاج امریکہ کے نوٹس میں لائے تاکہ آئندہ کیلئے اس طرح کے مسائل کا سدباب ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نام تو سب کے آ گئے جی، تو آپ کی طرف سے، سب کی طرف سے حافظ اختر علی صاحب نے پڑھ لیا۔ یہ بشیر احمد بلور صاحب، عبدالستار صاحب پی ایم ایل این کی طرف سے، اسرار اللہ خان اور رحیم داد خان اور یہ دستخط ایسے ہیں جو میں نہیں پڑھ سکتا، حاجی قلندر خان لودھی صاحب یہی ہے نا جی، ان سب کی طرف سے یہ مشترکہ قرارداد لائی جا رہی ہے، بلکہ تمام ایوان کی طرف سے ہے۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members / Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> جناب سپیکر صاحب، چارسدہ میں ایک واقعہ ہوا ہے جس میں وہاں پر تقریباً دو بندے شہید ہوئے ہیں اور آٹھ زخمی ہیں اور اس میں ہمارے پارلیمنٹ کے ممبر، صوبائی اسمبلی کے ممبر محمد علی خان صاحب بھی زخمی ہیں مگر میڈیا میں ایسا تاثر دیا جا رہا ہے کہ وہ کوئی سیریس زخمی ہیں، ایسی بات نہیں ہے اور میں نے خود ان سے بات کی ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ وہ ٹھیک ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں، خدا کرے کہ جتنے بھی لوگ زخمی ہیں، ان سب کو خدا صحت دے اور میں اس سے بھی ملا ہوں، شیرپاؤ خان سے بھی، سکندر خان سے بھی، اللہ کا شکر ہے کہ دونوں بالکل ٹھیک ہیں اور سکندر خان کے ہاتھ پہ کچھ تھوڑی سی چوٹیں آئی ہیں اور ابھی ان پر مرحم پٹی کر کے انکو اپنے گھر بھیج دیا گیا ہے اور میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر ہے جی،اللہ کا شکر ہے،سب خیریت سے ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میں یہ کہتا ہوں اور عوام کو صرف اس بات سے میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جو پریس میں آیا ہے،ٹی وی میں آرہا ہے کہ وہ سیریس ہے، محمد علی خان صاحب سیریس نہیں ہے،اللہ کا شکر ہے خدا نے انکو بچالیا ہے اور دو بندے جو ہیں وہ بد قسمتی سے شہید ہوئے ہیں اور تقریباً آٹھ بندے جو ہیں، وہ زخمی ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ہاں بالکل،اللہ انکو بھی صحت دے۔

جناب سپیکر: ان کیلئے دعا ہو چکی ہے تو ابھی میاں صاحب، بشیر بلور صاحب، یہ ہاؤس کی حاضری کو دیکھتے ہوئے آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان سب کو تھوڑا ساRelaxکرنا چاہتے ہیں،دو چار دن کاGapدے دوں،کیا کروں؟ جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، جس طرح آپکی مرضی ہو تو میرے خیال میں وہ تو پی اے سی بھیجا ہوا ہے، ہم نے تو آپ سے جس طرح بات ہوئی تھی تو اس طریقے سے اگر آپ رکھیں تو مہربانی ہو گی۔ ہم نےAlreadyآپ سے جو بات کی،اسی بات پر ہم نے سی ایم کو بھی فائل بھیج دی ہے اور گورنر صاحب کو بھی بھیجی ہوئی ہے تو اب صرف اگرMondayکو کرلیں تو ہمارے سارے سال کے دن پورے ہو جائیں گے تو میرے خیال میں اگر ایک تکلیف اور کریں،Mondayکا دن کرلیں کہ ہمارے جو سال کے جتنے بھی وہ دن ہیں، وہ ہم پورے کرلیں تو مہربانی ہو گی۔ ٹھیک دہ کنہ؟ تمام ہاؤس کی ریکویسٹ یہی ہے کہ Mondayکو کرلیں کہ ہمارا ٹائم پورا ہو جائے۔

Mr. Speaker: Tuesday ji, Tuesday. The sitting is adjourned till 4:30 p.m of Tuesday afternoon, 06-03-2012. Any how coming Tuesday, Tuesday, 4:30 p.m. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 6مارچ2012بعداز دوپہر ساڑھے چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)